REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴
شمارہ ۲۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپیہ
ششماہی ۲۰ روپیہ
ممالک غیر
بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۴۰ روپیہ
فی پرچہ ۷۵ پیسہ

ایڈیٹر:-
خورشید احمد انور
نائب:-
جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۸ شوال ۱۴۰۵ھ | ۲۷ احسان ۱۳۶۴ ہش | ۲۷ جون ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ احسان (جون) — سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ :—

"حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں اور دن رات غلبہ اسلام کے مہتم بالشان روحانی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہیں" — الحمد للہ۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے آمین۔ ● — مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا و بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیرو عافیت ہیں۔ ثم الحمد للہ۔ ● — جون کا مہینہ ہونے کی وجہ سے معمول کے مطابق ان دنوں پنجاب میں شدید گرمی پڑ رہی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد باران رحمت نازل فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمارے شہداء اور اُن کے غم زدہ خاندانوں پر خاص فضل فرمائے

اور ہمیں اسلام کے دائمی غلبہ اور فتح کی عظیم الشان عید دیکھنی نصیب کرے

درویشان قادیان کیلئے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کا تہنیت عید پر مشتمل پُر روح پرور برقی پیغام

پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت و عنایت عید الفطر کے مبارک اور مسعود موقعہ پر درویشان قادیان کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام بذریعہ تار برقی جو روح پرور تہنیتی پیغام ارسال فرمایا اُس کا اُردو ترجمہ افادۂ قارئین کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور پُرنور کا درد اور محبت میں ڈوبا ہوا یہ مشفقانہ دعائیہ پیغام محترم امیر صاحب مقامی نے مورخہ ۲۰ احسان (جون) کو اپنے بصیرت افروز خطبہ عید الفطر کے آغاز میں سامعین کو پڑھ کر سنایا — (ایڈیٹر)

حضور تحریر فرماتے ہیں :—

"تمام بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو بے انتہا محبت سے بھرا السلام علیکم اور عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا خاص فضل فرمائے اور مجھے آپ کی خوشی دیکھنے کی برکت سے نوازے۔ جن احباب پر اُس کی راہ میں مصائب توڑے گئے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کی تکالیف کو رفع کرے، ہمارے شہداء اور اُن کے غم زدہ خاندانوں پہ اپنے خاص فضل نازل فرماتے، ہمارے قیدی بھائیوں اور اُن سب کو جو وطن سے دور اپنی واپسی کے منتظر ہیں اپنے فضل و کرم سے نوازے اور ہمیں اسلام کے دائمی غلبہ اور فتح کی عظیم الشان عید دیکھنی نصیب کرے (آمین)
میں آپ سب سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔"

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء

کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرمائیں ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :— عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان جمشید ساڑی مارٹ، صالح نگر۔ کٹک (اڑیسہ)

مُلک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں دعائے ختم القرآن اور عید الفطر کی مسرت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز عید پڑھائی اور مسنون خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا

مضافات قادیان سے آئے ہوئے قریباً ڈیڑھ ہزار غیر از جماعت احباب نے بھی مسجد اقصیٰ میں نماز عید ادا کی

قادیان ۱۷ احسان (جون) – یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنی زندگیوں میں ایک بار پھر ماہ رمضان المبارک کے بے پناہ فیوض و برکات سے متمتع ہونے کی سعادت عطا فرمائی فالحمد للہ علی ذالک

پھر کیف لیل و نہار

مرکز احمدیت قادیان میں جماعتی روایات کے مطابق بفضلہ تعالیٰ امسال بھی ماہ رمضان المبارک کے دوران درس قرآن و حدیث باجماعت نماز تراویح کی ادائیگی اجتماعی اور انفرادی دعائیں اور عبادات و ذکر الٰہی کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ روزانہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے رکھے گئے درس قرآن مجید کے تسلسل میں امسال علی الترتیب مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری، مکرم مولوی قریشی فضل اللہ صاحب، مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل، مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر، مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد، مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب ایڈیٹر اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے اپنے اپنے حصہ کا درس دیا جس میں تمام مدرسین نے باقاعدہ ترجمہ قرآن کے ساتھ ساتھ وقت کی رعایت سے بعض بعض آیات کی مختصر تشریح بھی فرمائی۔

اسی طرح روزانہ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اور مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے علی الترتیب دس دس یوم درس حدیث دینے کی سعادت حاصل کی۔

امسال ہر دو مرکزی مساجد میں بعد نماز عشاء باجماعت نماز تراویح کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا جس کے تحت مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نے اور مسجد مبارک میں عزیزم مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب، و مکرم حافظ قاری نواب احمد صاحب گنگوہی نے نماز تراویح پڑھائی۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً

دعائے ختم القرآن

مورخہ ۲۹ رمضان المبارک بمطابق ۱۹ احسان (جون) کو مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے اپنے حصہ کا درس ختم کر کے قرآن مجید کا دور مکمل کیا جس کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نے ماہ رمضان المبارک کے دوران بذریعہ خطوط و ٹیلیگرام دعا کی درخواست کرنے والے احباب و مستورات کے ناموں کی طویل فہرست پڑھ کر سنائی ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مختصر مگر بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں آپ نے اولاً اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب اور قبولیت دعا کے متعلق بالشان اسلامی نظریہ کی وضاحت فرمائی۔ اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی، جماعت کو درپیش موجودہ مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ، اسلام کی دائمی روحانی فتح اور دنیا بھر کے احمدیوں کی نیک دلی مرادوں کی تکمیل کیلئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی اس کے بعد پر سوز اجتماعی دعا ہوئی جس میں کم و بیش تمام مقامی احباب و مستورات اور بچے شریک ہوئے

نماز عید الفطر۔

مقامی طور پر مطلع گرد آلود ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۹ احسان (جون) کو ماہ شوال کا چاند نظر نہیں آ سکا۔ البتہ رات قریباً نو بجے کی ریڈیو نشریات سے جیسے ہی اس امر کی تصدیق ہوئی کہ ملک کے مختلف اہم مقامات پر عید الفطر کا چاند دیکھ لیا گیا ہے پورا ماحول عید کی خوشیوں سے معمور ہو گیا ہے۔

پہلے سے کئے گئے اعلان کے مطابق مورخہ ۲۰ کو ٹھیک ساڑھے نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں احباب نے مسجد اقصیٰ میں نماز عید کا دوگانہ ادا کیا جس میں مضافات قادیان سے آئے ہوئے قریباً ڈیڑھ ہزار غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ مستورات کے لئے نماز عید کی ادائیگی کا انتظام حسب سابق مسجد مبارک اور اس سے متصل الدار حضرت ام المومنین میں کیا گیا تھا۔

نماز عید کی ادائیگی کے بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے مناسب موقعہ مختصر مگر بیا ربیع اور انتہائی بصیرت افروز مسنون خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے سب سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے موصولہ تہنیت عید پر مشتمل برقی پیغام پڑھ کر سنایا ازاں بعد آپ نے اسلامی عید کے فلسفہ اور اس کی حکمت پر دلنشین پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ محترم موصوف نے ارشاد قرآنی وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت: ۷۰) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حصول نجات اور حصول جنت کے لئے کسی ایک نیکی کی تعیین نہیں فرمائی بلکہ سُبُلَنَا جمع کا صیغہ استعمال کر کے ہر اقسام نیکیوں کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور یہ خصوصیت صرف اور صرف ماہ رمضان المبارک کو حاصل ہے کہ اس میں ہمیں جسمانی مجاہدہ و ریاضت کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت کرنے بیشتر اوقات ذکر الٰہی اور استغفار میں مشغول رہنے، نمازوں کو سنوار کر ادا کرنے خدمت خلق کی زیادہ سے زیادہ توفیق پانے اور مختلف قسم کے گناہوں کو ترک کر کے ان کی جگہ مختلف نیکیوں کو اختیار کرنے وغیرہ امور کی بیک وقت ترغیب ملتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے بھی یہی ثابت ہے کہ آپ نے مختلف اوقات میں مختلف افراد کے حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں علیحدہ علیحدہ نیکیوں کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمارے لئے اس زمانہ میں سب سے بڑی نیکی یہی ہو کہ ہم سب کامیاب داعی الی اللہ بنیں اور چہار دانگ عالم میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے میں لگ جائیں تاکہ وہ بھی ہمارے نام اور ذکر کو نسلوں تک محفوظ رکھے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران آپ نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی دین اسلام کو دائمی روحانی غلبہ عطا ہونے، تمام افراد جماعت کی مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ اور نیک مقاصد کی تکمیل، اور نماز عید میں شمولیت کے لئے

(باقی صفحہ ۵ پر)

کیا خوف جسے مل گیا اللہ کا سہارا

"لولاک" مجریہ ۳/۸۵ء کے شاعر سید امین گیلانی کی نظم سے متاثر ہو کر

اس یہ ندر کے طاؤں کو مت چھیڑ دوبارا
حق آیا ہے باطل ہے تو مٹ جائیگا باطل
ہر کار ہوا ظاہر ہوا یا ہے عرش معلا!
ظاہر کو جنون ہے نہ محمد سے فدا ہو
یورپ ہو حبش ہو کہ عرب یا افریقہ کہیں ہو
صیاد تو ہوا گر چہ ہے تدبیر راہ و دفاعی
جو شمع جلی جلتی ہے اور جلتی رہتی
کیا ڈھونڈھتا ہے جو تیرے کا ڈب کی خدایا
بھٹکا کے تجھے یونہی وادی ظلمات میں تیرا
انکار ہوا تیرا کچھ کوئی اندھا ہو گا
طوفان سے بچنا ہے تو کشتی میں چلا آ
گیلانی ہو گر نورانی ہو یا اللہ دے سا یا

پرورد گار سرکار ہے دین لگا اجارا
مینارۂ شرقی سے مسیحا نے پکارا
کیا خوف جسے مل گیا اللہ کا سہارا
جس صبح فروزاں سے ملا نور یہ سارا
کس شان سے چمکتا ہے وہ توحید کا دلدار
جو بار ادو ہی جیتے کا جو جیتا وہ بازا
بیکار گیا جذبہ بیمار تمہارا
قدسی ہے جو شرق آ تجھے سے سورج کا نظارا
ہر چیز ہے بحوالہ سورۃ والشمس چھپی را
آنکھیں بصیرت سے ہو تو پھر کیف نظارا
وہ کشتی ہے مہدی کی تو دوراں نے سنوارا
یہ بہشت کا ہے نیرا بنا ہے مصداق بچارا

کرتے ہیں صدا ہم تو محمد کی گلی میں
"آواز سگاں کم نکند رزق گدا را"

سید امتیاز احمد (برطانیہ)

لے مرزا طاہر احمد صاحب ۔ کے سورہ (الاعراف) آیت ۱۷۶

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ تربیت اور روح پرور

خطبات جمعہ کا ملخص

خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۱ مئی ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النمل کی آیات ۷۰ تا ۷۴ تلاوت فرمائیں جو مع ترجمہ درج ذیل ہیں:-

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ

ترجمہ:- تو کہہ دے کہ زمین میں پھرو اور دیکھو کہ مجرموں کا انجام کیسا ہوا تھا اور تو ان پر غم نہ کھا اور ان کی تدبیروں کی وجہ سے تنگی محسوس نہ کر اور وہ کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ تو کہہ دے کہ ممکن ہے کہ وہ (عذاب) جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہو اور تیرا رب لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے

اور پھر فرمایا:-

گزشتہ تین چار ماہ کے خطبات جمعہ میں حکومت پاکستان کے شائع کردہ قرطاس ابیض کا جواب دیا گیا۔ چنانچہ اس ضمن میں ڈسکہ (پاکستان) کے امیر صاحب نے اپنے خط میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک خواب کا ذکر کیا جو واضح طور سے قرطاس ابیض کے تعلق سے ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی اس ۱۵ ستمبر ۱۹۰۳ء کی رؤیا کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں:-

"خواب میں مَیں نے دیکھا۔ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے کسی مخالف کی۔ مَیں اس کو پانی سے دھو رہا ہوں اور ایک شخص پانی ڈالتا ہے۔ جب مَیں ہاتھ اٹھا کر دیکھتا ہوں تو وہ ساری کتاب دھو دی گئی ہے اور سفید کاغذ نکل آیا ہے صرف ٹائٹل پیج پر ایک نام یا اس کے مشابہ رہ گیا ہے۔"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۱۷ تذکرہ صفحہ ۴۸۵)

فرمایا کہ اس عظیم الشان رؤیا میں ۸۲ سال قبل ان آنے والے حالات کی اطلاع دی گئی ہے اور یہ الفاظ حیرت انگیز طور پر قرطاس ابیض اور اس کے جواب پر صادق آتے ہیں۔ مخالفانہ کتابیں تو بہت لکھی گئیں مگر کسی کو خاص کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ لیکن وہ کتاب جو کسی حکومت کی طرف سے شائع کردہ ہو وہ خاص اہمیت کی حامل ہو جاتی ہے اور یہ پہلا واقعہ ہے کہ کسی حکومت نے جماعت کے خلاف کتاب شائع کی ہے۔

پھر اس میں یہ ذکر ہے کہ ایک شخص پانی ڈال رہا ہے۔ یہ بات بھی عجیب شان کے ساتھ پوری ہوئی کہ عام طور پر یہ ہوا کرتا تھا کہ حوالہ جات کی تلاش اور علمی تحقیق کے لئے کئی علماء کے سلسلہ ... جاتی تھی مگر یہاں ان سہولتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے اور دوسرے مربیان مبلغین کے مختلف کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے صرف ایک فرد سے ہی یعنی ہادی علی صاحب ... سے ہی کام لیا گیا۔

سفید کاغذ کے الفاظ بھی حیرت انگیز طور پر وائٹ پیپر کی نشاندہی کر رہے ہیں اور یہ بھی بتا رہے ہیں کہ یہ کاغذ صاف ہو گیا اور اب صرف اس کا نام رہ گیا ہے کہ ایسی کوئی کتاب تھی جس کو اچھی طرح دھو دیا گیا اور اس امر کی آسمانی شہادت ملی کہ جملہ جوابات بڑے مستند تھے۔ بہرحال حضرت مسیح موعودؑ کی اس رؤیا کے عجیب شان سے پورا ہونے پر مجھے بہت لطف آیا۔ اس لئے مَیں نے آپ سب کو بھی اس کی لذت میں شامل کرنے کے لئے اس کا ذکر ضروری سمجھا۔ فالحمد للہ۔

فرمایا کہ میرا ارادہ تھا کہ ... کو ملک پر مسلط کرنے کی وجہ سے جو خطرات ملک کو پیش آنے والے ہیں ان سے قوم کو آگاہ کروں مگر آج ایک واقعہ کے رونما ہونے کی وجہ سے کسی آئندہ خطبہ تک اس مضمون کو ملتوی کرتا ہوں۔

فرمایا کہ آج صبح تہجد کے وقت بذریعہ فون اطلاع ملی کہ پاکستان کے محکمہ موسمیات نے یہ اطلاع دی ہے کہ سمندر میں ایک بہت بڑا طوفان آ رہا ہے جو کراچی کو ۳۱ ہٹ کرے گا۔ چنانچہ فوری طور پر کراچی کے ساحل کے متعلقہ علاقے خالی کروا لئے گئے ہیں اور ایک عجیب افراتفری پیدا ہو گئی۔ لیکن ... میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طوفان کا رخ پلٹ گیا اور یہ بلا ٹل گئی۔

فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے جو کشتی نظارہ دکھایا تھا اس کے بارہ میں مَیں نے گزشتہ خطبہ میں یہ بتایا تھا کہ ممکن ہے کہ اس سے مراد چاند کی دسویں تاریخ کا کوئی جمعہ ہو۔ اسی طرح ایک اور دوست نے اپنی رؤیا میں ۱۰ ستمبر اور ۳۱ کے حروف دیکھے جس سے اس مفہوم کو اور تقویت مل جاتی ہے۔ بہرحال آج پاکستان میں جمعہ کے دن رمضان کی دسویں تاریخ ہے اور یہ واقعہ جو رونما ہوا یہ ایک لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ایسے ساحلوں پر دسیوں سالوں میں ایک دفعہ بھی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوتا۔ وہاں یہ خطرہ پیدا ہو کر ٹل گیا مگر اس کے معانی کئی ہو سکتے ہیں۔

فرمایا اگرچہ وہ رؤیا اس واقعہ پر چسپاں ہوتی نظر آتی ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ یہ ایک بار ہی پوری ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ اپنے پیچھے آئندہ کسی بڑے واقعہ کی نشاندہی کر رہی ہو۔

یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے کسی قوم کو پکڑنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس قوم کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا کہ ایسا واقعہ ہوگا اور خدا تعالیٰ جب پکڑنے کا ارادہ کرے تو پھر کوئی اس سے امن میں نہیں رہ سکتا۔

خدا تعالیٰ عذاب دینے میں خوش نہیں ہوتا وہ استغفار کا موقع دیتا ہے اور اتنی ڈھیل دیتا ہے کہ بظاہر بعض دفعہ انبیاء ہارتے ہوتے نظر آتے ہیں اور مخالف ... میں بڑھ جاتے ہیں چنانچہ پھر خدا تعالیٰ پکڑتا ہے۔ فرمایا کہ ایسا واقعہ ہے تو خوشخبری ہے احمدیوں کے لئے بھی اور دوسروں کے لئے کہ نجات کی راہ ابھی باقی ہے اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ قوم ہدایت پا جائے۔ پھر یہ بھی اس کا مطلب ہو سکتا ہے کہ تنبیہ پہلے سے موجود ہے اور نمونہ یہ دکھا دیا گیا ہے کہ اگر توبہ اور استغفار سے کام نہ لوگے تو اسی قسم کا سلوک آنے والا ہے اور جب خدا کا یہ سلوک جاری ہوگا تو پھر کوئی روک نہیں سکتا۔

حضور انور نے سورۃ النمل کی مذکورہ بالا آیات کی مزید تفسیر کی اور فرمایا کہ اس مضمون کو سورہ نوح میں اللہ تعالیٰ نے مزید کھول کر بیان کیا ہے کہ حضرت نوح نے ہر طریقہ سے قوم کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ بگڑتے ہی چلے گئے میں بڑھتی گئی اور بالآخر خدا تعالیٰ کے عذاب کی مورد ہوئی۔

آپ کی محنت کو پھل نہیں لگے گا جب تک آپ دعائیں نہیں کریں گے
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)
پیشکش:- گلوب ریمینوفیکچررس ۲۰ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: ۲۷۰۴۴۱
گرام: GLOBE XPORT

فرمایا میں یہ تو دلپسند کرتا ہوں کہ آپ قوم کے خلاف بددعا کریں اور نہ آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ قوم کی تباہی کے لئے بددعا کریں لیکن آئمۃ الکفر کی ہلاکت کے لئے ضرور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عبرت کا ذریعہ بنائے اور یہ عبرت دوسروں کے لئے نجات کا موجب بن جائے۔ کیونکہ مولویوں نے پاکستانی معاشرہ کے ہر طبقہ میں نیچے سے لے کر اوپر تک جھوٹ کا زہر گھول دیا ہے اور باز نہیں آ رہے بلکہ مسلسل آگے ہی آگے بڑھ رہے ہیں۔

اب آج کے واقعہ سے بھی یہ (مولوی) یہی نتیجہ نکالیں گے کہ ہم ہی سچے تھے اسی لئے عذاب ٹل گیا اس لئے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس نمونہ سے استفادہ نہیں کریں گے اور پہلی قوموں کی تقدیر ان پر بھی چلے گی۔

آخر میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں قوم کو احمدیت کے مستقبل اور خدا کے پیار کے سلوک سے آگاہ فرمایا اور منکرین کے انجام اور ان کی تقدیر سے مطلع فرماتے ہوئے تنبیہ فرمائی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے دو اقتباسات پیش ہیں:-

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام دنیا میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱ تا ۲۲)

اور دشمن کو اس کی تقدیر سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ ۲۵۷)

(بشکریہ ہفت روزہ [illegible] ۷ جون ۱۹۸۵ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۷ جون ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

۱۳۲ھ کا سال تاریخ اسلام میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے جبکہ اموی حکومت کے کھنڈرات سے دو عظیم سلطنتوں نے جنم لیا مشرق میں عباسی حکومت قائم ہوئی اور مغرب میں عبدالرحمٰن بن معاویہ نے جسے عبدالرحمٰن اول بھی کہا جاتا ہے اندلس میں باقاعدہ اور مستقل بنیادوں پر اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ویسے تو طارق بن زیاد کے ذریعہ اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ مگر عبدالرحمٰن اول نے اسے مستقل بنیادوں پر قائم کیا۔ بہرحال ۱۳۲ھ سے ۱۷۲ھ تک انہوں نے حکومت کی اور سپین میں زبردست ترقیات ہوئیں اور اسلام کو بہت عظمت حاصل ہوئی مگر ساتھ ہی اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوششیں بھی شروع ہو گئیں اور تمام مؤرخ اس حقیقت پر متفق ہیں کہ اسلامی حکومتوں میں کمزوری محض علماء کے باہمی اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

ہر دور میں علماء ہمیشہ دو قسم کے نظر آتے ہیں ایک وہ جو نیک نیتی اور تقویٰ سے خدمت اسلام بجا لاتے ہیں اور دوسرے وہ جو اسلام کے نام پر فساد کرتے ہیں اور مخصوص اغراض کے لئے "اسلام خطرہ میں ہے" کا نعرہ لگا کر حکومتوں کے لئے خطرہ بن جاتے ہیں۔ چنانچہ عبدالرحمٰن اول کی وفات ۱۷۲ھ میں ہوئی تو ساتھ ہی جو پہلی بغاوت ہوئی وہ قرطبہ کے فقہاء کی طرف سے ہوئی جنہیں فرزندانِ اسلام کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کیفیت کا ذکر سٹینلے لین پول بڑے تعجب سے کرتا ہے بالآخر آٹھ سو سال بعد ۱۴۹۱ء میں ابو عبداللہ آخری مسلمان حکمران تھا جس کے بعد اسلامی حکومت کا کلیتہً سپین سے صفایا ہو گیا جس طرح وہ سپین سے نکلا اور یہ اسلامی حکومت ختم ہوئی یہ طبعی اور لازمی نتیجہ تھا علماء کے فساد کا۔ علمائے حق جو ملک کی اصلاح کرنا چاہتے تھے ان کے خلاف علمائے سوء ہمیشہ عوام کو بھڑکاتے رہے۔ چنانچہ وہ حکومت جو غیروں کی تلوار سے مغلوب نہ ہونے والی تھی، وہ فقہاء کے فتووں کے قلم سے سر ہو گئی۔

فرمایا۔ اگر علماء یہ فساد اور بغاوتیں نہ کرتے تو یہ جگہ جہاں آپ بیٹھے ہوئے ہیں اسلام کے زیر نگیں ہوتی۔ کیونکہ فرانس اتنا ملک تھا جو کچھ دفاع کی طاقت رکھتا تھا۔ مگر اسلامی فوجوں کے سامنے بالکل کمزور تھا۔ اس کے بعد مغرب میں اسلامی فوجوں کو کوئی نہ روک سکتا تھا۔ پس اگر مجاہدین اسلام کے کارناموں اور اسلامی حکومتوں کی عظیم الشان ترقیات کو دیکھیں تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے لیکن جب علماء کے ذریعہ پیدا کئے گئے فساد اور بغاوتوں پر نظر پڑتی ہے تو دل پارہ پارہ ہو جاتا ہے۔

مغربی اسلامی حکومتوں کو سب سے زیادہ نقصان مالکی علماء کی وجہ سے پہنچا ہے اور مشرقی اسلامی حکومتوں کو شیعہ سنی فسادات کی وجہ سے مگر ان فسادات میں زیادہ کردار شیعہ علماء کا ہے چنانچہ بغداد میں جو فساد بغاوت ہوئی وہ انتہائی خوفناک تھی۔ ابن علقمی جو عباسی خلیفہ عبداللہ بن منصور (جس کا لقب مستعصم باللہ تھا) کا وزیر تھا اور شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا اور یہ شیعہ لوگوں کو اس کی شہ ملی اور شیعوں نے بہت فساد کیا جس پر عوام اٹھ کھڑے ہوئے چنانچہ مستعصم باللہ نے اپنا بیٹا بھجوایا تاکہ شیعوں کی سرکوبی کرے اس پر ابن

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
منجانب: اقبال احمد جاوید مع برادران جے اینڈ برادرز اینڈ جے این انٹرپرائزز
NO 5 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
S.C. ROAD BANGALORE 560009
PHONE-22 8666.

غلطی سے خلیفہ مستعصم باللہ کی حکومت کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور خلیفہ کی فوج کو اِدھر اُدھر منتشر کر دیا۔ اور اُدھر ہلاکو خان کو پیغام بھجوایا کہ بغداد پر چڑھائی کرے اس طرح اُس نے تاتاریوں کی توجہ خوب سے موڑ کر بغداد کی طرف کر دی۔ ہلاکو خان نے جب بغداد کو تباہ کیا تو خلیفہ اور اُس کے تمام عزیز و اقارب اور علماء و فقہاء کو بھی قتل کر دیا تمام لائبریریاں تباہ کر دیں۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد تھی مقتولین کی کھوپڑیوں کے مینار بنائے گئے جو دور دور سے نظر آتے تھے۔ دینی طور پر بھی فساد ہوا۔ مسجدوں کی بے حرمتی کی گئی بدعقیدہ لوگوں کو کھلا چھوڑ دیا گیا اور اذان کو بند کر دیا گیا۔ چنانچہ تاریخ میں پہلا بدبخت انسان ہلاکو خان تھا جس نے حکماً اذان کو بند کیا۔ بہرحال یہ علماء سوء کا کردار تھا جنہوں نے دو عظیم الشان اسلامی سلطنتوں کو تباہ کر دیا اگر یہ دونوں حکومتیں تباہ نہ ہوتیں تو نہ روس میں اور نہ چین میں موجودہ دہریہ حکومتیں ہوتیں ہر طرف علماء حق کے ذریعہ اسلام پھیل جاتا اور آج بھی اسلام ہر طرف سے محفوظ رہتا۔ فرمایا علماء سوء کی واضح پہچان یہ ہے کہ یہ باہر کے خطرات سے کلیۃً بے خبر ہوتے اور اندرونی طور پر انہیں بے شمار خطرات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح یہ اسلامی حکومتوں کی تباہی کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس آج تمام عالم اسلام کو ملائیت سے سخت خطرہ ہے اور اسلامی حکومتوں میں [illegible] چپقلش ہیں محض ملائیت کی وجہ سے ہیں۔

ملائیشیا وغیرہ میں غیر شرعی سلطان کے نعرے لگا کر فساد برپا کیا جا رہا ہے اور پاکستان میں دیوبندی علماء احمدیت کو خطرہ بتا کر پاکستان کی سالمیت سے کھیل رہے ہیں لیکن پاکستان کا سیاستدان اسے دیکھ نہیں رہا۔ حالانکہ سارا تاریخ ملائیت بتا رہی ہے کہ یہ کس طرح قوموں کو ہلاک کر دیتی ہے پاکستان میں ملائیت کے عروج پر بہت بڑی ذمہ داری دیوبندی علماء پر ہے جس طرح سپین میں مالکی علماء پر تھی۔

فرمایا پاکستان کا سیاستدان یہ سمجھ نہیں رہا کہ ملائیت کس قدر خطرناک ہے اور جتنے مارشل لاء لگے ہیں وہ بھی ملائیت کی وجہ سے لگے ہیں اور اسی وجہ سے پاکستان میں سیاست کو ترقی نہیں ملی لہذا پاکستان کی ترقی بھی رک گئی اور ہمارے ساتھ آزاد ہونے والے جتنے ملک تھے وہاں انہوں نے ملائیت کو آگے نہیں آنے دیا جس کی وجہ سے ان ممالک کی سیاست بھی مستحکم ہو کر ان ملکوں کے لئے ترقی اور عزت اور استحکام کا باعث بنی ہے۔ حضور انور نے فوج کے بار بار مسلط ہونے کے نقصانات بتائے اور فرمایا کہ سیاستدان ایسے حالات میں بے بس ہو کر باہر کی طاقتوں کا سہارا لیتے ہیں اور یہ طبعی نتیجہ ہے کہ جب جسم کمزور ہوتا ہے تو باہر سے جراثیم حملہ آور ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب ملک میں اندرونی کمزوری بڑھتی ہے تو بیرونی طاقتیں مداخلت کرتی ہیں۔

فرمایا ایسے حالات میں ملائیت کو نہ بیرونی خطرہ محسوس ہو رہا ہے اور نہ اندرونی خطرہ لگا۔ انہوں نے اندرونی طور پر عوام میں بے حیائی، رشوت، ظلم اور سفاکی، قتل و غارت اور حق تلفیاں ہوتی دیکھیں مگر کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا۔ رشوت ستانی دیکھی اور خاموش رہے حالانکہ ہر خرابی پر شور مچانا چاہئے تھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو کے یہ ظلم کر رہے ہو تم اپنے اور اپنا [illegible]۔

اب جو کچھ بغداد اور سپین میں ہو چکا تھا وہی پاکستان کا حال ہو چکا ہے اور احمدی سب سے زیادہ دکھی ہیں کیونکہ جماعت احمدیہ ان کی [illegible] میں شامل ہے اور اس کی ساری دعا کی حفاظت میں جماعت [illegible] رہی ہے۔ پس جب تک پاکستان کو ختم نہیں کر دیتے جماعت احمدیہ کو اس سے الگ نہیں کر سکتے۔ ہم وہ BIRTH MARK ہیں جو جسم کے مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ ہم پاکستان [illegible] آگے ہی آگے بڑھیں لیکن کوئی ہماری ترقی کو روک نہیں سکتا لیکن تم [illegible] فکر کرو اور ملائیت کے خوفناک خطرے کو محسوس کرو۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت سے ملک ایسے ہیں جہاں پاکستان کی مٹی میں پلنے والے مہاجرین اور اسلام کے خدمت گار [illegible]

اسلام کی خاطر [illegible] تکلیفیں برداشت [illegible] یہ احسان تو احمدیت کی طرف سے ہے۔ لیکن [illegible] کا مرکز قائم ہے اور یہاں سے [illegible] احسان نہیں اس ملک کا بھی احسان ہے [illegible] کی خدمت کے سامان پیدا ہوئے اور [illegible] کا قرض اب تک واجب ہے اس لئے رمضان [illegible] والا ہے اس میں جہاں احمدیت کے لئے دعائیں کریں گے وہاں پاکستان کے لئے بھی دعائیں کریں اور هل جزاء الاحسان الا الاحسان کی نصیحت کو پیش نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی دعائیں قبول فرمائے اور پاکستان میں ایک صحت مند انقلاب کے سامان پیدا فرمائے (آمین)

خطبہ ثانیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیرالیون کے ایک نہایت مخلص، فدائی اور دیرینہ احمدی مکرم الحاج علی [illegible] صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور اُن کی خدمات [illegible] کا ذکر فرمایا۔

اسی طرح خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی عبدالعزیز صاحب [illegible] (مرحوم) جو [illegible] میں وفات پا گئی تھیں کی نماز جنازہ غائب [illegible]

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن [illegible])

قادیان میں [illegible] : عید [illegible]

مضافات قادیان سے آئے ہوئے کثیر التعداد غیر از جماعت احباب [illegible] اور قبول حق کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کی [illegible] بعد میں [illegible] اور پرسوز اجتماعی دعا ہوئی۔

دعا کے بعد تمام احباب نے باہم گلے مل کر ایک دوسرے کو عید مبارک [illegible] دیا۔ اس موقع پر تمام احباب نے [illegible] انتظام کے تحت محترم حضرت امیر مقامی سے بھی باری باری معانقہ کر کے آپ کی خدمت میں عید کی مبارکباد پیش کی۔

جماعتی روایات کے مطابق اس مرتبہ بھی عید الفطر کی خوشی میں [illegible] بیرون سے آئے ہوئے غیر از جماعت [illegible] لنگر خانہ حضرت مسیح موعود [illegible] تعداد [illegible] بعد محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب [illegible] کے زیر انتظام قریباً ڈیڑھ ہزار افراد کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ اس عید کو [illegible] جماعت کے لئے مبارک کرے اور اسے اسلام و احمدیت کے [illegible] غلبہ کی حقیقی عید کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

درخواست دعا [illegible] مکرم [illegible] صاحب [illegible] اپنے والد کی کامل صحت [illegible] اور درازی عمر کے [illegible] پرویز [illegible] مجلس خدام الاحمدیہ [illegible] نمایاں کامیابی [illegible] (ادارہ)

[illegible]
[illegible]
[illegible] کر دو کنے والا [illegible] خدا کی [illegible]
[illegible] اشتہار [illegible]

جماعت احمدیہ اور بد رسوم کے خلاف جہاد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک انتہائی اہم اور بصیرت افروز خطاب کا ملخص

مسجد فضل لندن سے ملحقہ محمود ہال میں مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۸۵ء بروز جمعرات ایک بچی کے ختم قرآن کے سلسلہ میں "تقریب آمین" منعقد ہوئی اس موقعہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت اہم خطاب فرمایا جس کے چند حصے جماعت کے استفادہ کیلئے پیش خدمت ہیں:

فرمایا: "جماعت احمدیہ رسوم کے خلاف ہے اور وہ سنتیں جو آنحضرتؐ نے جاری فرمائیں وہ رسوم نہیں کہلاتیں بلکہ سنت کہلاتی ہیں۔ جتنی بھی رسوم بعد میں اسلام میں داخل ہوئیں ان کے خلاف جماعت احمدیہ جہاد کرتی ہے خواہ وہ چھوٹی سمجھی جائیں یا بڑی۔ رسوم سے شریعت پر بہت سے ایسے بوجھ پڑ جاتے ہیں جو خدا کی طرف سے نہیں ڈالے گئے اور لوگوں کی طاقتیں ان راہوں پر چلنے کی بجائے جو شریعت نے مقرر کی ہیں لوگوں کی بنائی ہوئی رسموں کی راہوں پر چلنے لگتی ہیں چنانچہ یہی حال آج امت محمدیہ کا بڑے درد کے ساتھ کہنا پڑتا ہے ہو چکا ہے۔ اصل حقائق شریعت کے پس پشت جا پڑے اور قل اور چالیسویں اور گیارھویں اور اس قسم کی دیگر رسموں نے شریعت کی جگہ لے لی رسموں کے خلاف جہاد بہت اہمیت رکھتا ہے۔"

"ہمیشہ انسان رسموں کی وجہ سے ہلاک ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے آنحضرتؐ کے احسانات گنواتے ہوئے ایک یہ بات بھی گنوائی کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا بہت بڑا احسان ہے کہ وہ بوجھ جو لوگوں نے اپنے اوپر ڈال لئے تھے جو گلے کا طوق بن چکے تھے ایسے بوجھ بھی تھے جو گردن کا طوق بن گئے۔ ان سب کو آنحضرتؐ نے اتار کر ایک طرف پھینک دیا اور آزاد کر دیا ... یہ ہے بہت عظیم الشان احسان ایک نبی کا اور آنحضرتؐ کے کامل غلام حضرت مسیح موعودؑ نے بھی بعینہٖ وہی احسان ہم پر فرمایا جبکہ تیرہ سو سال کی وہ رسمیں جو بعد میں پیدا ہوئیں ان سے یکطرح ہمیں آزاد کر دیا۔ لیکن بدقسمتی سے قوموں کا رجحان ہمیشہ رسموں کی طرف دوڑتی ہے اور وہ کوشش کرتی ہیں کہ چھوٹی چھوٹی رسموں کو اختیار کرتے بظاہر اپنی زندگی میں زینت پیدا کریں مثلاً "BIRTH DAY" ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بڑی زینت پیدا ہو جائے گی۔ تحفے ملیں گے تحفے دیئے جائیں گے اور ہر سال پھونکیں مار کے بتیاں بجھائیں گے یہ دنیا والے کی چیزیں شروع میں بڑی نرم لگتی ہیں لیکن جب یہ رسمیں بڑھ جاتی ہیں تو پھر شریعت کی جگہ نہیں رہتی۔ اب مغربی تہذیب میں شریعت کی گنجائش کہاں باقی رہ گئی ہے؟ رسم و رواج اور دنیا پرستی نے قبضہ کر لیا۔ لوگ کہتے ہیں اس میں کیا حرج ہے چار بتیاں یا دس بتیوں کو پھونکیں مار کر بجھا دیا اور سب نے کیک مل کے کھا لیا۔ بڑا مزا آتا ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے؟ لیکن پھر کیک ہی کھانے تک رہ گئے خدمت دین کے لئے کچھ باقی نہیں رہتا صدقات کی محبت اٹھ جاتی ہے۔ غریب پروری اور غرباء کو کھانا کھلانے کا شوق غائب ہو جاتا ہے۔ ہزار قسم کی بدیاں ہزار قسم کی نیکیوں کو دھکیل دیتی ہیں۔"

"شریعت سے عدم توجہ کے نتیجے میں رسوم جگہ لیتی ہیں۔ ورنہ جس شخص نے شریعت کو پوری طرح ادا کیا اور اس کی روح کو سمجھا ہے اس بیچارے کو تو فرصت ہی نہیں رہتی شریعت کے حق ادا کرنے سے۔ وہ وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا کہ ذمہ داریوں کو پورا کر کے پھر زائد وقت دوسری چیزوں کو دے ... جب رسمیں جماعتوں میں داخل ہو رہی ہوں تو سب سے بڑے خطرے کی گھنٹی یہ بجتی ہے کہ جماعت کی نیکی میں کمی آ گئی ہے۔ اس کے رجحانات ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور پھر وہ غلط رستوں پر قدم مارتی ہے۔ اس لئے رسم و رواج کی بیخ کنی بنیادی اصولوں میں سے ہے شریعت کے اس کو قانونی حیثیت نہ دیں ... رسوال کی طرف توجہ دینا ہی بتا رہا ہے کہ کوئی بیماری آ گئی ہے۔ اس لئے اس کی پوری قوت کے ساتھ جہاد کے ساتھ بیخ کنی ضروری ہے۔"

"اس کے بعد اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ جو سنت حضرت مسیح موعودؑ نے بطور ایک حکم و عدل کے قائم فرمائی ہے ... اس لئے حکم و عدل کا جو فیصلہ ہے وہ آنحضرتؐ کا فیصلہ ہے اس لئے یہ جو سنت ہے آمین کی اور کچھ دعوت کا اہتمام کرنا اور بچوں کی خوشی منانا اسے ہرگز رسم قرار نہیں دیا جا سکتا ایک شریعت کی مہر لگی ہوئی ہے اس پر اور آنحضرتؐ کے ارشاد کی مہر لگی ہوئی ہے اور خدا نے جس شخص کو مقرر فرمایا وہ معصوم عن الخطا ہوتا ہے وہ نہ کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن غلطیاں آگے ہوتی ہیں پھر اور میں انہی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ غلطیاں تو یہ ہوتی ہیں کہ جو سنت قائم کی گئی اس سے آگے بڑھ کر مزید باتیں اس میں داخل کر دی گئیں۔ مثلاً دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ برتھ ڈے پر PRESENTS لے کے آتے ہیں تو کہا کہ ٹھیک ہے اب اجازت تو ہو گئی "آمین" منانے کی اب تحفے لے کر چلو۔ چنانچہ آج بھی اور کل بھی میری بیوی نے مجھ پر بڑا زور دیا کہ بڑا تعلق ہے ان لوگوں سے آپ تحفہ قبول کر لیں دیں ان کی خوشی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے تو آمین کی اجازت ہے تو کرنے دیں ... نے کہا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک آدھی بھی یہ نہیں ہو گا کیونکہ ہم اگر آج ایک آدھ تحفہ لے لیں تو کل رسمیں بڑھ جائیں گی اور پھر تحفوں کے مقابلے شروع کریں گے اور ایک نمود و نمائش بن جائے گی۔ جن معصوم رسموں سے جن اندھیروں سے حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں نکالا ہے اب قدم قدم پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گے۔ سنت محمد مصطفیٰؐ کو زندہ کیا اور اسی پر بس رہنے اور اسی کو کافی رہنے کی تلقین کی۔ اتنی نعمتیں حاصل کرنے کے بعد پھر آپ دوبارہ اندھیروں میں چلے جائیں یہ تو بڑی بدنصیبی کی بات ہے اس لئے ہرگز اس کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ چنانچہ آپ میں سے جنہوں نے تحفے لائے ہیں ضرور ... سے ... جو ایک تحفہ ... ان کو واپس لے جائیں گھر میں خوشی کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کے تحفوں کی آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے وہ ہم نے کہے بیان کر دیں گے اور میری موجودگی میں ایک سنت ہو اور پھر اس کو رسم بنا دیا جائے اس سے تو جماعت پھر اور کئی سبق آگے نکلے گی نئے نئے اور آگے رسم و رواج جاری ہو جائے گا اس لئے میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ دعا کریں بچی کے لئے اللہ اس کے علم و عرفان میں ترقی دے اور خاندان کو روحانی ترقیات عطا فرمائے اور جتنا آنحضرتؐ نے اور آپ کی غلامی میں کسی خلیفہ برحق نے ہمارے لئے جائز قرار دیا ہے اسی پر خوش رہیں اور اسی کو کافی سمجھیں اور یہی ہے جو دراصل آپ کے لئے اور دین و دنیا کے لئے کافی ہونا چاہئے۔ وباللہ التوفیق والمستعان۔"

(لندن ۱۱ مئی ۸۵ء)

لہ خدیجہ بٹ بنت مکرم مشتاق احمد بٹ صاحب لندن۔

ھو الناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں

کراچی میں

الرؤف جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

قسط اوّل

تحریکِ احمدیت پر تنقید کا علمی جائزہ

از محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ـ مورخِ احمدیت ـ ربوہ

یہ دُنیا مادہ پرستوں اور خدا والوں کے دو الگ الگ کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے خدا والوں کے لئے ربّ حکیم کا یہ حکم ہے کہ اُن کا ایمان دلائل اور براہین پر مبنی ہونا چاہیئے۔ ایمان وہی ہے جس کی بنیاد بصیرت پر ہو اور وہ کھلی آنکھوں اور کھلے کانوں کے ساتھ اختیار کیا جائے۔ چنانچہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے :-

وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْھَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا ۝ (الفرقان : ۷۴)

یعنی عباد الرحمٰن کی یہ خصوصیت ہے کہ جب ان کے ربّ کی آیات کا ذکر کیا جائے تو وہ اُن سے بہروں اور اندھوں کا سا معاملہ نہیں کرتے بلکہ کان اور آنکھیں کھول کر ربانی آیتوں کو سُنتے اور ان پر رُوحانی بصیرت کے ساتھ نظر ڈالتے ہیں۔

سورہ مومنون رکوع ۳ سے ثابت ہے کہ آسمانی مصلح اور مامور بھی آیاتِ الٰہیہ میں شامل ہیں۔ لہٰذا ان کی آواز پر لبیک کہنے والوں کا بھی فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے وقت کے مامور کے بارے میں حقیقی معرفت حاصل کریں کیونکہ اسی سے دین پر ثبات حاصل ہوتا ہے اور اسی سے قربِ الٰہی کی برکات نصیب ہوتی ہیں۔ عباد الرحمٰن کی اس مثالی خصوصیت اور شاندار روایت کو قیامت تک زندہ رکھنا ممالکِ عالم کے تمام احمدیوں کا اوّلین فرض ہے کیونکہ وہ تحریکِ احمدیت سے وابستگی کا شرف رکھتے ہیں جو خالصتاً ایک مذہبی اور آفاقی تحریک ہے اور جس کے محکم نظریات کا زمانوں کے مقابل پیش آنا ہیہات! مہر بلکہ چیونٹیوں کی اتنی بھی حیثیت نہیں جتنی نسبت ذرہ کو آفتاب سے یا قطرہ کو بحرِ ذخار سے ممکن ہے۔

اس کھلی صداقت کو آزمانے اور پرکھنے کا سب سے آسان اور دلچسپ طریق وہی ہو سکتا ہے جس کی نشاندہی ہمارے آقا و مولیٰ خاتم الانبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ

" العلم خزائن و مفتاحها السؤال "

("الدرر المنتثرة" للسیوطی صفحہ ۱۱۵)

علم کے خزانوں کی چابی سوال ہے۔

اس بابرکت ارشادِ نبوی کی تعمیل میں اس وقت عقائدِ احمدیت پر بعض سوالات و اعتراضات کا جائزہ لینا مقصود ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ اصل موضوع شروع کیا جائے بہت ضروری ہے کہ عقائدِ احمدیت کیا ہیں اور اُن کے خلاف شدید ردّ عمل اور اعتراضات کا واقعاتی پس منظر کیا ہے؟

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود فرماتے ہیں :-

" یہ عاجز تو محض اس غرض سے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے تمام مذاہبِ موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔"

(حجۃ الاسلام صفحہ ۱۲ - ۱۳)

قرآن مجید نے توحید اور رسالتِ محمدیہ کے خلاف سب سے بڑا خطرہ فتنہ تثلیث کو قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے

تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝

(مریم : ۹۰ - ۹۱)

قریب ہے کہ آسمان پھٹ کر گر جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر جا پڑیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے خدائے رحمٰن کا بیٹا قرار دیا ہے۔ اس قرآنی فیصلہ کے مطابق حضرت بانیٔ احمدیت اسی فتنہ کے خلاف عمر بھر جہاد کرتے رہے نیز فرمایا :-

" ہمارے نزدیک ہندوستان دار الحرب ہے بلحاظ قلم کے۔ پادری لوگوں نے اسلام کے خلاف ایک خطرناک جنگ شروع کی ہوئی ہے۔ اس میدانِ جنگ میں وہ نیزہ ہائے قلم لے کر نکلے ہیں نہ سنان و تفنگ لے کر۔ اس لئے اس میدان میں ہم کو جو ہتھیار لے کر نکلنا چاہیئے وہ قلم اور صرف قلم ہے ..... خدا اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ دل آزار حملے کئے جاتے ہیں کہ ہمارا تو جگر پھٹ جاتا اور دل کانپ اُٹھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۱۷)

اہلِ تثلیث کی اس یلغار نے پشت پر برطانیہ اور دوسری مغربی استعماری طاقتیں کھڑی تھیں اور تحریکِ احمدیت کے ظہور سے قبل پادری عماد الدین، پادری ٹھاکر داس الکلین، پادری رام چندر، پادری راجرس وغیرہ جیسا کہ مصنفوں کا نہایت دل آزار لٹریچر پورے برصغیر میں بارودی شکل میں پھیل چکا تھا اور برصغیر کے کروڑوں منتشر اور بے بس مسلمان پادریوں کی اس تثلیثی جنگ کی لپیٹ میں آ گئے تھے اور جیسا کہ امریکہ کے مشہور مناد اور پادری بیروز نے انکشاف کیا۔ اصل سازش یہ تھی کہ ہندوستان ہی نہیں نعوذ باللہ مکہ معظمہ پر صلیبی جھنڈا لہرایا جائے۔

(Barrows Lectures 1896-97 Page 42 - By John Henry Barrows)

اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ہندوستان میں مشنوں کا جال بچھا دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے خلاف زہریلا پراپیگنڈا تیز سے تیز تر ہو گیا جا رہا تھا۔ ان لکھوں مضمونوں کے بطور نمونہ ..... تین اقتباسات ملاحظہ ہوں :-

(۱) ـ " قرآن کو علیحدہ بالائے طاق رکھ دو اور انجیل مقدس کو ..... کیونکہ صرف اسی ..... نجات کا رستہ ظاہر کیا ہے "

(" قرآن " صفحہ ۱۲ ـ ناشر ..... سوسائٹی ۱۹۰۰ء)

(۲) ـ " محمد صاحب نے کبھی کوئی معجزہ نہیں دکھایا ..... نے نہایت عجیب و غریب کام کئے جن سے اندھوں کو آنکھیں عطا فرمائیں اور مُردوں کو زندگی بخشی۔ وہی آپ گناہ کے بُرے اثر سے بچا سکتا ہے۔ آخر الامر محمد صاحب موت کا شکار ہو گئے اور ان کا جسم خاک ہو گیا۔ لیکن یسوع مسیح اگرچہ ایک دفعہ مر گیا اور گناہ کا کفارہ ہوا تو بھی وہ مُردوں میں سے جی اٹھا۔ آسمان پر چڑھ گیا اور اپنے لوگوں کو بچانے کے لئے ابد الآباد تک زندہ ہے اور گنہگاروں کی سفارش کرتا ہے اگر محمد صاحب آپ کی سفارش کریں تو بالکل بے فائدہ ہے۔ ایک گنہگار کو دوسرے گنہگار کی سفارش سے کیا حاصل۔ کیا کوئی جج پسند کرے گا کہ اس کے سامنے کوئی چور ..... چور کی سفارش کرے۔"

("مسیح یا محمد" صفحہ ۱۲ - ۱۳ ناشر پنجاب لٹریچر سوسائٹی لدھیانہ ۱۹۰۰ء)

(۳) ـ " مسیح ' اسلام ابراہیمی ' کا ختم المرسلین ہے اور اسلام ابراہیمی کا اصلی اور جائز طور سے وارث ہے۔"

(الفرقان حصہ دوم صفحہ ۸۱ ـ پادری ..... باسٹر انبالہ شہر چرچ ..... ۱۹۰۰ء)

کاسر صلیب حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے قلبِ مبارک کو ان اخلاق سوز کارروائیوں نے تڑپا دیا۔ چنانچہ حضور اپنی باطنی کیفیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" یہ دردناک نظارہ کہ ایسے لوگ دُنیا میں چالیس کروڑ سے بھی کچھ زیادہ پائے جاتے ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھ رکھا ہے۔ میرے دل پر اس قدر صدمہ پہنچاتا رہا ہے کہ میں گمان نہیں کر سکتا کہ مجھ پر تمام زندگی میں اس سے بڑھ کر کوئی غم گذرا ہو ..... اگر ہم و غم سے مرنا میرے لئے ممکن ہوتا تو یہ غم مجھے ہلاک کر دیتا ..... زمانہ گزر گیا کہ میرے پنجوقت یہی دُعائیں ہیں کہ خدا ان لوگوں کو آنکھ بخشے اور وہ اس کی وحدانیت پر ایمان لاویں اور اس کے رسول کی شناخت کر لیں۔"

("تبلیغ رسالت" جلد ..... صفحہ ۱۱۷)

نیز پیشگوئی فرمائی کہ :-

"مسیح موعود کے وجود کی علت غائی احادیث نبویہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ...... صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھلا دے گا ...... ضرور صلیبی مذہب کی بنیاد گرے گی اور اس کا گرنا نہایت ہولناک ہوگا۔"

("کتاب البریہ" حاشیہ صفحہ ۲۶۲-۲۶۳)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے صلیب پرستوں کو للکارا اور اس شان سے دلائل و براہین کی رو سے ان پر حجت تمام کی کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے بقول "عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑ گئے جو سلطنت کے زیر سایہ ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا" اور مولانا نور محمد صاحب نقشبندی چشتی مالک اصح المطابع کے الفاظ میں حضرت بانی سلسلہ کے پیش فرمودہ نظریہ وفات مسیح کے نتیجہ میں "ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست ہوئی" پادریوں نے اس شکست فاش کا انتقام لینے اور مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے اس پہلو پر زور دینا شروع کیا کہ مرزا صاحب کو کاذب سمجھنے میں ہم سب عیسائی مسلمانوں کے ساتھ متفق ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کے لئے چشم براہ ہیں۔ چنانچہ ۱۹۷۵ء میں مشہور پادری اکبر مسیح نے اسی بنا پر اپنی کتاب "منارۃ البیضاء" (دمشق) میں مسلمانوں کو دعوت اتحاد دی جس کے بعد مسیحی مصنفوں نے احمدیت کے خلاف اعتراضوں کو پھیلانے کے لئے باقاعدہ مہم شروع کی اور ان علماء کو زبردست خراج تحسین ادا کیا جانے لگا جن کی کتب سے اعتراضات جمع کئے گئے تھے۔ اس روش کا واضح ثبوت جناب مسعود شبیل احمد حسن کی کتاب "تخمیص" اور پادری سے ایل ناصر صاحب کی "حقیقت مرزا" ہے۔ موخر الذکر کتاب کے شروع میں انتساب کے زیر عنوان لکھا ہے کہ

"میں اس مجموعہ کو مندرجہ ذیل علمائے کرام کے نام سے منسوب کرتا ہوں جنہوں نے مرزائیت کی حقیقت کو بے نقاب کر کے ہند و پاکستان میں مسیحیوں اور مسلمانوں کی ناقابل فراموش خدمت سرانجام دی ہے۔"

اس کے بعد عیسائی مؤلف نے جن ممتاز

---

[8] [illegible] ترسر جون ۱۹۸۰ء
[illegible] مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

اور محسن علماء کا نام شامل فہرست کیا ہے ان میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، پروفیسر الیاس برنی صاحب اور مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی جیسی شخصیات بھی شامل ہیں۔

مسیحی پاک کمان کی پالیسی کا یہ نتیجہ برآمد ہوا ہے کہ پچھلے چند سالوں سے جہاں کانگریسی علماء کی طرف سے احمدیوں کے خلاف جارحانہ سرگرمیوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے وہاں یہ مسیحی پراپیگنڈہ بھی پاکستان میں بہت زور پکڑ چکا ہے کہ :-

"حضرت عیسیٰ ... رسول گزشتہ"[1]

"بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"[2]

"مسیح خداوند کلمۃ اللہ جو تخلیق کائنات ہے۔"[3]

"گنہگاروں کا واحد نجات دہندہ ہے جس طرح خدا باپ آسمانوں پر زندہ ہے اسی طرح خدا کا اکلوتا بیٹا آسمان پر زندہ ہے۔"[4]

اسی ضمن میں یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آچکی ہے کہ عیسائیت اب صیہونیت کے تابع رہ کر بطور صیہونی ایجنٹ خدمات بجا لارہی ہے۔[5]

مگر حد یہ ہے کہ حال ہی میں پاکستان کی ایک مذہبی درسگاہ سے "لمحہ فکریہ" کے زیر عنوان ایک پمفلٹ میں اپنے مسیحی بھائیوں کو پرزور تحریک کی گئی ہے کہ

"تم تو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے آئے ہو۔ آؤ ہمارے ساتھ ان کے (یعنی احمدیوں کے۔ ناقل) خلاف جہاد کرو۔"[6]

حالانکہ فرمان الٰہی ہے کہ جو شخص یہود و نصاریٰ کو اپنا رفیق بناتا ہے وہ انہیں میں شمار ہوگا (المائدہ : ۵۱)

ایک اور دینی ادارہ کا یہ "تازہ کارنامہ" ہے کہ اس نے ایک مستشرق مارٹن لنگز (MARTIN LINGS) کی کتاب محمد (MOHAMMAD) شائع کی ہے۔

[1-2] "مسیح کی شان" صفحہ ۱۹ ایف ایم نجم الدین صاحب اخوت انڈیا سیہ پنجاب بار ششم اپریل ۱۹۸۰ء

[3-4] "ازلی محبوب خدا" صفحہ ۹-۱۲ پادری اے بی برکت خان صاحب رکن بشارتی کمیٹی سیالکوٹ ۱۹۸۳ء

[5] "اسلام کے خلاف یہودی سازش" صفحہ ۳۸ ڈاکٹر محمد محی الدین ایڈووکیٹ ہائیکورٹ صدر مؤتمر عالم اسلامی سرگودھا۔ مئی ۱۹۸۴ء

[6] ناشر مدرسہ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم شہر

[7] "سہیل اکاڈمی لاہور"

جس کے صفحہ ۲۱۲-۲۱۳ پر نہایت بے شرمی سے معصوموں کے بادشاہ، شفیع المذنبین، تاج المرسلین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس پر شرمناک بہتان تراشا گیا ہے۔ اور اس کے صفحہ ۳۰۰ پر یہ افترائے عظیم کیا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کے دوسرے بت تو ٹکڑے ٹکڑے کر دیے مگر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کے بتوں کو توڑنے کی بجائے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ کتاب ۱۹۸۳ء کی قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد کے انگریزی مقالوں میں اول قرار پائی تھی اور مصنف کو اس پر پانچ ہزار پاؤنڈ انعام پیش کیا گیا تھا۔[1]

اس ہولناک صورت حال کا دوسرا پہلو اور بھی زیادہ تشویشناک ہے اور وہ یہ کہ کینیڈا کے مشہور کرسچن جریدہ "پراسپکٹر" (PROSPECTOR) کے شمارہ اکتوبر ۱۹۵۸ء کی رپورٹ کے مطابق تقسیم ہند (اگست ۱۹۴۷ء) کے وقت پورے پاکستان میں عیسائی آبادی صرف اسی ہزار پر مشتمل تھی مگر پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے صدر نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں یہ بیان دے کر پاکستان کے عوام کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا کہ اب جدید پاکستان میں مسیحی اقلیت کی تعداد ساٹھ لاکھ تک جا پہنچی ہے۔ انہوں نے انتباہ کیا کہ:-

"اگر ملکی سالمیت کے تحفظ کے لئے قادیانی اقلیتی فرقہ کی کڑی نگرانی نہ کی گئی اور ..... ساٹھ لاکھ کی بھاری محب وطن اہل کتاب مسیحی اقلیت کے حقوق و مفادات کا تحفظ نہ کیا گیا تو ملک کی بنیادیں ہل جائیں گی اور قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار دینے کی پاداش میں پاکستان کی مسلم اکثریت کو اپنی خوش فہمی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔"[2]

---

[1] جناب پروفیسر رفیع اللہ شہاب نے اس زہریلی کتاب کا نوٹس لینے اور اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ فرمایا ہے (جنگ لاہور ۲ر نومبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۲)

[2] روزنامہ "امن" کراچی ۲۹ر ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۴ بحوالہ "دام تثلیث" صفحہ ۶ از جناب سعید بن وحید علیگ۔ بی اے کراچی

اس مسیحی راہ نما نے دنیا کی تمام عیسائی حکومتوں کے سربراہوں سے بھی اپیل کی کہ

"مرزائیوں کے توہین آمیز لٹریچر کو فوراً ضبط کر لیں۔"[3]

یہ رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

مشترکہ محاذ اور متحدہ مخالفت کی یہ وہ فضا ہے جس نے عقائد احمدیت کے خلاف بہت سے اعتراضات کو جنم دیا ہے جن کی بازگشت آج مختلف حلقوں میں سنائی دیتی ہے۔

شام کے مشہور عالم اور نامور محقق ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی "المستشرقون والاسلام" میں یورپین مستشرقین اور پادریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اسلام کو اپنے اعتراضات کا نشانہ بنا کر مجروح کیا جائے۔ اس کی حسین و معصوم شکل بگاڑا جائے اس کے حقائق میں تحریف کی جائے۔ بھولے بھالے عوام ان کی دینی بزرگی و قیادت کے آگے سر ٹیک دیں۔"[4]

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تحریک احمدیت پر تنقید کے پیچھے بھی بالکل یہی ذہنیت کارفرما ہے۔

بہرحال اب میں نمونۃً بعض اعتراضوں کے مختصر جوابات عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم جل شانہ میرے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اپنی جناب سے برکت بخشے اور ان تمام تاثیرات سے معمور فرما دے جو آسمانی صداقتوں کے لئے ازل سے مقدر ہیں۔ آمین۔

سہ

ہم تہی دست ترے در پہ چلے آئے ہیں
لطف سے اپنے عطا کر ید بیضا ہم کو

(باقی)

---

[3] روزنامہ "امن" کراچی ۲۹ر ستمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۴ بحوالہ "دام تثلیث" صفحہ ۶ از جناب سعید بن وحید علیگ بی اے کراچی

[4] "اسلام اور مستشرقین" صفحہ ۳۱-۳۲ (ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور)

تبدیلی پتہ

خاکسار نے اپنا مستقر تبدیل کر لیا ہے۔ آئندہ جو دوست خاکسار سے رابطہ قائم کرنا چاہیں وہ درج ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

بی۔ ایم۔ بشیر احمد

No. 2156 III Main,
R.P.C. Layout,
Vijayanagar, BANGALORE - 40.

معقولات

"پاکستان میں قادیانیوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ جتوئی کا الزام"

کراچی ۹ مئی (رائٹر) کالعدم پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک بڑے لیڈر غلام مصطفیٰ جتوئی نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کی حفاظت کی جائے۔ گزشتہ ایک سال میں بہت قادیانیوں کو قتل کیا گیا۔ مارا پیٹا گیا اور لوٹا گیا ہے۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں مارشل لاء حکم کے تحت قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اب وہ اپنے عبادت خانوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اذان نہیں دے سکتے۔ کلمہ طیبہ کا ورد نہیں کر سکتے۔ چونکہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد کو خدا کا [illegible] (العیاذ باللہ) مانتے ہیں۔ اس لئے ان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے۔ جتوئی نے کہا کہ قادیانیوں کی حفاظت بہت ضروری ہے کیونکہ وہ پاکستان کے شہری ہیں۔ اور ان کو دستور کے تحت زندہ رہنے کا حق ہے۔ جدہ اور لندن جانے سے پہلے جتوئی تقریر کر رہے تھے۔ لندن میں مسٹر جتوئی پیپلز پارٹی کے لیڈر بیگم نصرت بھٹو اور بے نظیر بھٹو سے ملیں گے۔ جتوئی نے کہا قادیانیوں کو قتل [illegible] کیا جا رہا ہے۔ اور مارشل لاء حکومت ان کی حفاظت نہیں کر رہی ہے۔ کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر [illegible] سینکڑوں قادیانیوں کو قتل کیا گیا اور کئی سو کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کراچی کے بہاری پٹھان فساد کے بارے میں انہوں نے کہا مارشل لاء کے تحت ایسا خون خرابہ حیرت انگیز ہے۔ انہوں نے کہا اس کی سازش شروع سے ہے۔ کراچی کے نسلی فساد میں اب تک ۲۵ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ پرسوں پولیس نے ۱۲ بہاریوں کو گرفتار کیا۔ گرفتار شدگان میں سندھ کا ایک ایم این اے حبیب ہاشمی بھی ہیں۔ دو کونسلر بھی حراست میں ہیں۔ عدالتی انکوائری کو پرسوں ایک سینئر ایس پی نے بتایا کہ اس شورش میں ۵۲ افراد ہلاک اور ۱۷۶ زخمی ہوئے۔ اسپتال والوں نے تعداد اموات زیادہ بتائی ہے۔ سینئر ایس پی نے بتایا کہ ۱۵ اپریل کو ہجوم نے ایک پولیس ٹرک پر حملہ کیا تھا۔ اور ایک سو آنسو گیس گولے چھین لئے تھے۔ اگست میں پاکستان لوٹنے سے پہلے مسٹر جتوئی امریکہ جا کر علاج کرائیں گے۔

(روزنامہ آزاد ہند۔ کلکتہ بابت ۱۰ مئی ۱۹۸۵ء)

کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر فیصل آباد اور اوکاڑہ میں ۸ قادیانی گرفتار

اوکاڑہ۔ (نمائندہ جنگ) مقامی پولیس نے دو روز میں ۳ قادیانیوں کو سینوں پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گھومتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ ان افراد کے خلاف مقدمات درج کر لئے گئے ہیں۔

ادھر فیصل آباد میں گلبرگ اور فیکٹری ایریا پولیس نے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر گھومنے کے الزام میں پانچ قادیانیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ صدر بازار غلام محمد آباد سے گرفتار ہونے والے قادیانی شاہد احمد سے جب کلمہ طیبہ کا بیج اتارنے کے لئے کہا گیا تو اس نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم کلمہ پڑھیں گے۔ چنانچہ اسے کہا گیا کہ مسلمان بن جاؤ اور مسلمانوں کی دل آزاری نہ کرو۔ قادیانی نے کہا کہ جس کے جذبات مجروح ہوتے ہوں وہ بیج اتار دے چنانچہ وہاں پر موجود لوگوں نے بیج اتار کر اسے پولیس کے حوالے کر دیا اس طرح ڈجکوٹ روڈ سے چار قادیانیوں حنیف، طاہر، شاہد اور خالد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۷ فروری ۱۹۸۵ء)

قادیانیوں کو قید و جرمانہ کی سزا

مانسہرہ (نمائندہ جنگ) جمعرات کے روز ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مسٹر نیکو بار خان نے ایک قادیانی مسٹر محمد یوسف سابق ڈرائیور جی ڈی ایس سکول داتا کو اپنے گھر میں بلند آواز اذان دینے اور نماز پڑھانے کے الزام میں صدارتی آرڈیننس کے تحت ایک سال قید اور پانچ سو روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۵ جنوری ۱۹۸۵ء)

"کلمہ طیبہ مٹا کر اپنے آپ کو گنہگار نہ بنائیں"

مؤقر روزنامہ "امن" کراچی مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۸۵ء کے صفحہ چار پر شائع ہونے والے جناب غلام رسول جوکھیو کا مکتوب :۔

"غلام رسول جوکھیو لکھتے ہیں کہ آجکل پاکستان میں کلمہ طیبہ مٹانے کی عجیب قسم کی تحریک جاری ہے۔ آج سے چالیس سال قبل بانی پاکستان قائد اعظم نے اسی کلمہ طیبہ کے جھنڈے تلے لاکھوں مسلمانوں کو اکٹھا کیا تھا اور گلی گلی کوچہ کوچہ یہ نعرہ تھا کہ پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ ہے اور آج اسی کلمہ طیبہ پر سیاہیاں پھیری جا رہی ہیں۔

آج سے چالیس سال قبل جب قائد اعظم محمد علی جناح نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ تو اسی وقت دوسرے مسلمان فرقوں کے ساتھ احمدیہ فرقہ بھی قائد اعظم کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں نہ صرف شامل تھا بلکہ پیش پیش تھا۔ تعجب ہے کہ اس وقت یہ تمام علماء کیوں خاموش تھے؟ اگر احمدی مسلمان نہ تھے اور کلمہ طیبہ پر ان کا ایمان نہ تھا۔ تو اس وقت قائد اعظم کو مجبور کیوں نہ کیا گیا کہ ہم احمدیوں کو ساتھ لے کر نہیں چلیں گے۔ ہم اس کلمہ طیبہ کے سایہ تلے ان کو جمع ہونے نہیں دیں گے۔ آخر وہ وقت ان کی ایمانی غیرت کہاں گئی تھی؟ چالیس سال کے بعد ان کو نظر آیا کہ یہ مسلمانوں کا حصہ نہیں۔

جب قائد اعظم نے چوہدری ظفر اللہ خان کو اس وقت کی سب سے بڑی اسلامی حکومت کا وزیر خارجہ بنایا۔ اور وزیر خارجہ بننے کے بعد چوہدری ظفر اللہ خان نے نہ صرف پاکستان کی بلکہ تمام عالم اسلام کی خدمت اور وکالت کی ہے۔ ۔۔۔ عسکری پاکستان کے وہ فاتح جرنیل جنہوں نے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عالم اسلام میں پاکستان کا نام بلند کیا۔ رن کچھ۔ چھمب جوڑیاں اور سیالکوٹ کی وادیوں میں آج بھی جنرل افتخار اللہ۔ جنرل اختر حسین ملک اور جنرل عبد العلی [illegible] کا نام گونج رہا ہے اگر ان کو اسلام اور کلمہ طیبہ سے کوئی واسطہ نہ تھا تو [illegible] نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں صدر ایوب خان نے اپنی تقریر میں اسی کلمہ طیبہ کے نام پر قوم کو پکارا تھا۔

میں نہایت دردمند دل کے ساتھ اپنے پاکستانی بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کلمہ طیبہ مٹا کر اپنے آپ کو گنہگار نہ بنائیں۔ بلکہ احمدیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور خدا سے دعا مانگیں کہ اگر وہ اسلام اور خدا اور رسولؐ کے دشمن ہیں تو وہ عالم الغیب تو ان کو تباہ کر دے۔ آخر اسلام کی حفاظت کا اس نے خود وعدہ کیا ہوا ہے۔ ہم کیوں کلمہ مٹا کر گنہگار بنیں۔"

(لاہور ۱۵ جون ۱۹۸۵ء)

جماعت احمدیہ کی طرف سے وضاحت (ربوہ لاہوریہ)

لاہور ۸ مئی: جماعت احمدیہ کے ارباب اختیار نے کہا ہے کہ انہیں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس بیان سے گہرا صدمہ پہنچا ہے جس میں اس نے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقیدے کلمہ طیبہ کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے۔ بدھ کے روز بیان جاری ہونے والے ایک اخباری بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی اندھی مخالفت کے نتیجے میں کلمہ طیبہ کو غلط طور پر استعمال کیا ہے جبکہ کلمہ طیبہ تمام احمدیوں اور مسلمانوں کے بنیادی عقیدے کا لازمی حصہ ہے ۔۔۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ کلمہ طیبہ کے بارے میں ہمارا اعتقاد وہی ہے جو کسی بھی مسلمان کا ہے۔ اور اگر ہم اس کے سوا کوئی اور عقیدہ اختیار کریں تو ہم اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد ہوں گے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نوع انسانی کے لئے اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل کیا گیا اور ہر صاحب ایمان پر یہ لازم ہے کہ وہ اس پیغام پر لفظاً و معناً دل و جان سے عمل کرے۔ بیان کے آخر میں کہا گیا ہے کہ ہمارا محبوب ملک کلمہ کے نام پر حضرت قائد اعظم کی عظیم قیادت میں معرض وجود میں آیا تھا۔ ہم نے آزادی کی اس جدوجہد میں

ہر گز نہیں سے حصہ لیا تھا۔ اور ہم کلمہ کو بھی بدستور اپنائے رکھیں گے۔ جو آج ہماری مخالفت کر رہے ہیں وہ کل قائد اعظم کو کافر اعظم اور پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے۔ ہم اپنے اہل وطن بھائیوں اور بہنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ایسے عناصر کا قلع قمع کریں اور ملک میں مذہبی رواداری اور آزادیٔ اعتقاد کے قیام کے لئے کوشش کریں۔ ایسے عناصر اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے ہمیشہ معاشرے کے مختلف طبقوں اور فرقوں کے درمیان عدم اعتماد اور نفرت کے بیج بوتے رہے ہیں۔ (روزنامہ ڈان کراچی ۹ رمئی ۱۹۸۵ء)

اسلام کے نام پر سر پھٹول

فروعی اختلافات اور مذہبی گروہ بندی نے پاکستان میں جو گل کھلائے ہیں وہی کچھ کم نہیں تھے کہ اب بیرونی ممالک میں بھی بریلوی اور دیوبندی حضرات دست و گریبان ہو کر مذہب اسلام کے لئے تضحیک کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔ انگلستان میں جنوبی یارکشائر کے دو شہروں میں ان دونوں گروہوں کے درمیان تصادم کی خبریں آئی ہیں۔ اس تصادم میں ۱۵ افراد زخمی ہوئے بعض کو شدید چوٹیں آئیں اور انہیں ہسپتال داخل کرانا پڑا۔ انتہا یہ ہے کہ بعض فرقہ پرست علماء انگلستان جا کر باقاعدہ مورچہ بندی کرتے اور اپنے اپنے مسلک کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ مخالفین کو طعن و تشنیع سے نوازنے میں مصروف رہتے ہیں۔ یہ حضرات تبلیغ کے نام پر بیرونی دورے کرتے ہیں لیکن وہاں جا کر مسلمانوں کے درمیان تفریق و انتشار کے بیج بوتے اور اسلام کو دوسروں کی نگاہوں میں رسوا کرتے ہیں۔ چند سال قبل انگلستان کے شہر بروڈفورڈ کی مسجد کو حکومت نے محض اس لئے تالا لگا دیا تھا کہ اندیشہ نقض امن کے تحت ایسا کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔

فروعی اختلافات کے نام پر اس قسم کی گروہ بندی شرمناک بھی ہے اور افسوسناک بھی کہ بیرونی ممالک میں بھی ایک خدا اور ایک رسولؐ کے ماننے والے دوسروں کی نگاہوں میں خود کو ذلیل و رسوا کرنے سے باز نہیں آتے۔ وہ حضرات جو مسلمانوں کے فروعی اختلافات کو بنیاد بنا کر اس قسم کی صورت حال پیدا کرتے ہیں انہیں کم از کم علماء کے زمرے میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ آج پورے عالم اسلام کو جس اتحاد و یکجہتی کی ضرورت ہے اسے نظر انداز کر کے سر پھٹول کا سامان مہیا کرنا ملت اسلامیہ کے ساتھ سب سے بڑی دشمنی ہے اور اس روش کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ قوم کو اتحاد و اتفاق کا درس دینے والے جب اس قسم کی تفریق اور گروہ بندی کو وطیرہ بنا لیں تو قوم کا خدا ہی حافظ ہے۔ عقل و شعور کا تقاضا یہ ہے کہ ان فروعی اختلافات کو عقائد کا درجہ نہ دیا جائے۔ زندہ رہو اور زندہ رہنے دو کا طریقہ اپنایا جائے کہ یہی مہذب قوموں کا شعار ہے۔ اسلام نے بھی مسلمانوں کو یہی تعلیم دی ہے۔ کاش مسلمان اس طرف توجہ دیں۔ (روزنامہ "جنگ" لاہور ۲ جون ۱۹۸۵ء)

سب سے بڑا نفسیاتی فتنہ

تحریر مولانا وحید الدین خان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ایک غیر امیر خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ ابھی ماں کے پیٹ میں تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ پیدائش کے جلد ہی بعد آپ کی والدہ بھی دنیا سے چلی گئیں۔ آپ کو حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا۔ حلیمہ کے شوہر کو ہو کیسے پتہ تھا۔ وہ ایک نہایت غریب خاندان تھا جو محنت مزدوری پر گزر کرتا تھا ــــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ایک یتیم بچہ کی حیثیت سے پرورش پائی۔ وہ بچپن ہی میں معمولی اجرت پر بکریاں چرایا کرتے تھے۔ آپ کے ساتھ کوئی عظیم ماضی شامل نہ تھا چنانچہ مکہ والوں کی نظر میں آپ کی تصویر ایک حقیر تصویر بن گئی۔ آپ کا شمار مکہ کے بڑے لوگوں میں نہ تھا بلکہ ان لوگوں میں تھا جو لوگوں میں قابل تذکرہ نہیں ہوتے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ چالیس سال کی عمر کو پہنچ کر جب آپ پر وحی آئی اور آپ نے مکہ میں اپنی پیغمبری کا اعلان کیا تو لوگوں کو یہ ایک مذاق کی بات معلوم ہوئی۔ مکہ والوں کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ شخص جو کل تک ایک معمولی آدمی تھا وہ آج خدا کا رسول کیسے بن گیا۔ انہوں نے حقارت کے ساتھ کہا کہ یہ ابو کبشہ کے لڑکے کو دیکھو، وہ کہتا ہے کہ اس کو آسمان سے وحی آتی ہے۔ (ھذا ابن ابی کبشۃ یکلم من السماء)

یہی چیز ہر دور میں پیغمبروں کے ہم زمانہ لوگوں کے لئے پیغمبروں کے انکار کا سبب بن گئی۔ خدا نے کبھی بادشاہوں یا وقت کی عظیم شخصیتوں کو پیغمبر نہیں بنایا۔ بلکہ غیر معروف لوگوں میں سے ایک شخص کو پیغمبری کے لئے چن لیا۔ اب جن لوگوں نے اس کو پیغمبری سے پہلے کم سمجھا وہ پیغمبری کے بعد بھی اس کو کم سمجھتے رہے۔ خدا نے انہیں بڑا کر دیا مگر جو لوگ انہیں پہلے چھوٹا دیکھ چکے تھے ان کے لئے ممکن نہ ہوا کہ وہ ان کی بڑائی کو پہچانیں اور ان کو اپنا بڑا بنائیں۔

یہ سب سے بڑا نفسیاتی فتنہ ہے جو ہر دور میں لوگوں کے لئے حق کو ماننے میں رکاوٹ بنا رہا ہے۔ موجودہ دنیا میں انسان کا اصل امتحان یہ ہے کہ وہ حقیقت کو "غیب" کی سطح پر پا لے۔ وہ سچائی کو اس کے مجرد روپ میں پہچان سکے۔ لوگ عظمتوں کی سطح پر اعتراف کا ثبوت دے رہے ہیں۔ حالانکہ اعتراف کا ثبوت وہاں دینا پڑتا ہے جہاں بظاہر دیکھنے والوں کو عظمت دکھائی نہیں دیتی۔ لوگ رونقوں کے مقام پر خدا پرستی کا مظاہرہ کر رہے ہیں حالانکہ خدا اکثر وہاں ہوتا ہے جہاں کسی قسم کی رونق نظر نہیں آتی۔

(روزنامہ سرینگر ٹائمز ۴ر اپریل ۱۹۸۵ء)

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

✱ ــــ مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب قائم مقام امیر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت عزیز حامد اللہ صاحب غوری نے کی اور نظم مکرم رحمت اللہ صاحب جینا نے پڑھ کر سنائی۔ اس جلسہ میں خاکسار عبد المومن۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب قریشی۔ مکرم ظفر احمد صاحب شخنہ۔ مکرم رحمت اللہ صاحب اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عبد المنان صاحب سالک اور مکرم ولی الدین خان صاحب نے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ احباب و مستورات کی چائے سے تواضع کی گئی۔ دعا کیساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

✱ ــــ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لکھنؤ تحریر فرماتے ہیں کہ [؟] بعد نماز تراویح محترم سیٹھ خیر الدین مرحوم کے مکان پر جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم محمد اشتیاق صاحب نے تلاوت کی اور مکرم ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

✱ ــــ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۵/۸۵ کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم خضر حیات صاحب نے کی۔ نظم مکرم ریاض احمد صاحب و احمد محمود احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار اور صدر مجلس نے تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں تقریباً ۔۔ مرد و زن نے شمولیت کی۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

✱ ــــ محترمہ صالحہ حمید صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۵/۸۵ کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ عزیزہ زکیہ ستار کی تلاوت کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا بعدہٗ عزیزہ بشریٰ مبارکہ نے نظم پڑھی۔ محترمہ مجوزہ رشید صاحبہ نے بیعت احادیث پڑھ کر سنائیں بعدہٗ امۃ البصیر آفتاب صاحبہ کی نظم ہوئی۔ بعدہٗ محترمہ صدیقہ آفتاب صاحبہ۔ محترمہ صادقہ اسد صاحبہ۔ محترمہ آسیہ صلاح الدین صاحبہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ امۃ الباسط حکیم صاحبہ اور عزیزہ نیلوفر فاطمہ صاحبہ آف حیدرآباد نے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ جملہ ممبرات کا خلافت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق ایک تحریری امتحان لیا گیا۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

✱ ــــ محترمہ افروز جہاں قریشی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰/۵/۸۵ بروز سوموار محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت ان کے مکان پر جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ محبوب ظفر حمید صاحبہ نے کی اور نظم محترمہ حفیظ قدوس صاحبہ نے پڑھی۔ ازاں بعد محترمہ تمیزہ خاتون صاحبہ۔ محترمہ ناہید مریم صاحبہ۔ مہر جہاں صاحبہ۔ صدر صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعض بچیوں نے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ جلسہ کے اختتام پر محترمہ صدر صاحبہ نے نظم پڑھی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

✱ ــــ مکرم ٹی کے شوکت علی صاحب مرکزی [؟] اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۸/۵/۸۵ کو [؟] میں بعد نماز تراویح خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم [؟] عباس صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت اور مکرم یوسف صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

✱ ــــ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ سونگڑہ اطلاع دیتے ہیں کہ مقامی طور پر جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ جس میں مکرم سید داؤد احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم غلام حیدر علی خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ۔ مکرم مولوی سید نظام الدین صاحب ترقی مبلغ۔ مکرم مولوی سید عباس الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد۔ مکرم مولوی عطاء اللہ [؟] اور مکرم مولوی [؟] غلام باری صاحب معلم نے تقاریر کیں۔

باقی انشاء اللہ آئندہ

ونی پیگ فری پریس کینیڈا کے نام

قارئین کے چند خطوط

اخلاقی حمایت و تائید

آپ کے اداریہ "کشتگانِ نامعلوم" بعنوان فری پریس ۲۴ فروری کی اشاعت کے دوران اس خط کو تحریر کرنے میں ستمبر میں سکھر میں ایک احمدی ڈاکٹر ایک مذہبی جنونی کی گولی کا نشانہ بنا جس سے اس کو شدید زخم پشت پر گولی لگی اور جب وہ خود اپنے خون میں انگلیاں ڈبو کر اس مقام پر مسلمانوں کا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھ رہا تھا جہاں وہ زمین پر گرا تھا تو اس جلاد و سفاک درندہ نے اپنے چھرے سے اس کے جسم کے مزید ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ——— جنرل ضیاء کی جنتا [illegible] پیش ہے۔ یہ صرف سکھر ہی میں تیسرا مذہبی قتل ہے۔

یہ ہولناک قتل دن دہاڑے ایک مصروف ترین بازار میں واقع ہوا اور کسی نے حملہ آور کی شناخت کے لئے آگے آنے کی جرأت نہیں کی۔ یہ خمینی کے انقلاب سے مشابہ اسلام ہے جس کو جنرل ضیاء پاکستان میں "نافذ" فرمانا چاہتے ہیں۔

پاکستان میں چالیس لاکھ احمدی ہر آن موت کے سایہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اُن کے حقوق شہریت پیشتر ہی غصب کئے جا چکے ہیں۔ اور ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنا عقیدہ ترک کر دیں تو حکومت ازراہِ [illegible] ان کو شہری قبول کرے گی ——— مگر دوسرے درجہ کا ——— [illegible] اہل کناڈا سے کہا جائے کہ اگر وہ اشتراکیت کو قبول کر لیں اور [illegible] شہری ذہنی آزادی سے دست بردار ہو جائیں تو اُن کو دو وقت [illegible] کیا کوئی اہل کناڈا اس پیشکش سے اپنی مذہبی اور [illegible] آزادیوں کے تبادلہ کے لئے رضامند و آمادہ ہو گا؟

ہم اہل کناڈا کی ضمیر سے اپیل کرتے ہیں [illegible] اور شہری آزادیوں کے زبردست [illegible] نژاد ہیں اور جنہوں نے [illegible] تھا۔ ہم اُن کی آزاد صحافت سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس مذہبی اقلیت پر تعذیب و تشدد کے خلاف آواز بلند کریں۔

ہم اس امر کے طلبگار ہیں کہ آپ ہمارے [illegible] اس جنگ میں شریک ہوں بلکہ ہم آپ کی اخلاقی حمایت کے خواہاں ہیں اور آپ کی ضمیر کی آواز کی بازگشت کے متمنی ہیں۔

مجید احمد لاہور [illegible] پاکستان

(ونی پیگ فری پریس ۱۴ اپریل ۱۹۸۵ء)

درست اقدام

میں آپ کو آپ کے اداریہ "کشتگانِ نامعلوم" فری پریس ۲۴ فروری کی مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ نے نہایت صحیح طور پر اس تشدد کو بیان فرمایا ہے جس سے احمدی ان دنوں پاکستان میں دوچار ہو رہے ہیں۔ میں نے دنیا کی تاریخ میں ایسا مذہبی تشدد ملاحظہ نہیں کیا جس میں لوگوں کا ایک طبقہ مسلمان ہے وہ دائرہ اسلام میں ہی رہنا چاہتا ہے لیکن فوجی حکومت ان کو نام دیگر دینا چاہتی ہے پھر یہ مسئلہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔

اسلام ہمیں امن و آشتی کی راہوں کو اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے لہٰذا ہم عوام اور حکومت کناڈا پر اثر انداز ہوئے بغیر ناکام رہتے ہیں کہ پاکستان میں حقوقِ انسانی کو شدید طور پر پامال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان اور پاکستان کے باہر بھی احمدی مسلمان ایک عذاب عظیم میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ ان کے بھائی عزیز و اقارب پاکستان میں موجود ہیں۔ حال ہی میں دسیوں احمدی نوجوان گرفتار کئے گئے ہیں اور اُن پر اس لئے تشدد کیا جا رہا ہے کہ وہ [illegible] اپنے عقیدہ کا اعلان کرتے ہیں۔

یہ عجیب بات نظر آتی ہے کہ مغربی ممالک پاکستان برصغیر ہند و پاک میں اپنا آخری سہارا تصور کرتے ہیں۔ رُوس بالکل پاکستان کی سرحد [illegible] پہنچ چکا ہے

اور وہ خیال کرتے ہیں کہ احمدی مسلمانوں کے خلاف جذبات سے استفادہ کرتے ہوئے وہ ضیاء کی حکومت کو مستحکم کر سکتے ہیں۔ یہ لغو اور خطرناک تصور ہے۔ پاکستان کے قدامت پرست اور بد اطوار علماء روس کے پاکستان میں آتے ہی با آسانی [illegible] اُن کی جانب موڑ لیں گے اور یہ وقت قریب آ پہنچا ہے۔ احمدیوں کے تعذیب و تشدد پر مذہب اسلام کی تضحیک کی جا رہی ہے اور یہ امر [illegible] ہو رہا ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ کا اداریہ کناڈا کے عوام اور حکومت کو بیدار کرے گا کہ وقت گذرتا جا رہا ہے۔ بہرحال جو بھی ممکن ذرائع ہوں اُن کے ذریعہ اس مذہبی تشدد کو دنیا کے علم میں لانا چاہیئے اور اس اعتبار سے آپ کا اداریہ اس جہت میں درست و صحیح اقدام ہے۔

مرزا محی الدین۔ ایڈمنٹن۔ آلبرٹا

(ونی پیگ فری پریس ۱۴ اپریل ۱۹۸۵ء)

انتہائی پُراز معلومات

صدر ضیاء الحق کے احمدی مسلم اقلیت کے خلاف انسدادی و جبری ضابطے و قانون کے حوالہ سے آپ کا اداریہ "کشتگانِ نامعلوم" (فری پریس ۲۴ فروری) خوش کن ہے۔ ذاتی طور پر میں اس کو واقعیت پسندانہ اور دل و دماغ کو روشن کرنے والا تصور کرتا ہوں۔

جیسا یہ احساس ہوتا ہے کہ عیسائیت اور بدھ مت کی مانند اسلام بھی دنیا کا ایک عظیم تبلیغی۔ اشاعتی دین ہے تو ضیاء کے اقدام کی ریاکاری اور مخالفت اور بھی حیرانی صدمہ کا موجب ہوتی ہے۔ اس کی چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ کی تمام تر تاریخ میں اس کی یہ روایت قائم رہی ہے کہ یہ سب کو محبت سے اپنی آغوش میں لینے والا اور تمام بنی نوع انسان کو اپنے حلقہ محبت میں آنے کی دعوت دیتا ہے۔

وہ احمدی اقلیت جو خلوص دل سے مسلمان ہونے کی دعویدار ہے اور دیگر مسلمانوں کی مانند قرآن کریم کے مقدس صحیفہ اور اس نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان رکھتی ہے کے خلاف صدر ضیاء کا یہ اقدام عصبیت اور بے نظیر غیر روا داری کی ایسی مثال ہے جس کو ہماری موجودہ دور کی کسی حکومت نے نہیں اپنایا۔

کون خود کو مسلمان کہہ سکتا اور کون مسلمان نہیں کہہ سکتا ہے اس ضمن میں مسٹر ضیاء کا از خود ہی واحد حکم بن بیٹھنے کی آخر ان کے پاس کونسی معقول دلیل اور وجہ ہے۔

میں آپ کے پُر از معلومات اداریہ میں اس معمولی ترمیم کی اجازت چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے مضمون میں احمدیہ فرقہ کے لئے غالباً نسبتی اعتبار سے غیر [illegible] کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ درست ہے کہ پاکستان میں ان کی تعداد چالیس لاکھ ہے۔ لیکن بصورت دیگر ان کے مراکز یکصد سے زیادہ ممالک میں قائم ہیں جو تمام براعظموں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ذیلیہ پاکستان کے چالیس لاکھ کے علاوہ مزید ساٹھ لاکھ (قریباً ایک کروڑ) کی تعداد میں ہیں۔

میں صداقت سے یہ یقین رکھتا ہوں کہ چونکہ کناڈا اور امریکہ کی حکومتیں [illegible] انسانی کی خاص حامی ہیں تو ان کو چاہیئے کہ وہ اپنا انتہائی اثر و رسوخ ان مظلوم مگر معصوم لوگوں کی مذہبی آزادی کی بحالی کے لئے بروئے کار لائیں۔

خلیل اے۔ ناصر پروفیسر سیاسیات

لانگ آئی لینڈ یونیورسٹی گرین ویل نیویارک

(ونی پیگ فری پریس ۷ اپریل ۱۹۸۵ء)

احمدی

پاکستان میں احمدی مسلمانوں پر مذہبی تعذیب و تشدد کے ضمن میں آپ کا اداریہ "کشتگانِ نامعلوم" بہ لحاظ فری پریس ۲۴ فروری ۱۹۸۵ء

اگرچہ کناڈا میں احمدی عام طور پر متعارف تو نہیں البتہ وہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھتے ہیں جیسے امریکن، افریقن اور یورپین وغیرہ اور یہ قریباً [illegible] ممالک میں بستے ہیں اور جہاں کہیں بھی وہ اقامت پذیر ہیں اپنی اعلیٰ معیار کی تعلیم اعلیٰ درجہ کی امانت و دیانت اور محنت و جانفشانی اور کمال با اعتباری [illegible] حُبّ الوطنی کے لئے مشہور ہیں۔

یہ نہایت منظم اور منضبط جماعت ہے اور اس جماعت نے بعض اعلیٰ درجہ کے

حوالہ ملاحظہ ہو: فوجی جنرل ماہرین فنِ سفارت اور سائنسدان پیدا کئے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں پاکستان کے بانی جناب محمد علی جناح نے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب احمدی کو اپنا اولین وزیر خارجہ متعین فرمایا جو بعد میں بین الاقوامی عدالت ہیگ کے صدر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے اور کئی سال اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ کے طور پر بھی خدمت انجام دیتے رہے۔ نیز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سترھویں اجلاس کے صدر مقرر ہوئے اور یہ خدمت امتیازی شان سے انجام دی۔ چنانچہ یہ تحریک بھی چلی تھی کہ موصوف کو اسمبلی کا مستقل صدر بنا دیا جائے۔

پھر تمام عالم اسلام میں جناب ڈاکٹر عبد السلام وہ واحد احمدی فرد ہیں جن کو ۱۹۷۹ء میں فزکس میں نوبل پرائز سے نوازا گیا۔

جنرل ضیاء اور فوجی حکمران ٹولے جنہوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے چالیس لاکھ احمدی مسلمانوں کو مارشل لاء کے ذریعہ غیر مسلم قرار دیدیا ہے۔ یہ ضیاء کی حکومت ہی ہے جس نے یہ عظیم انتقامی اقدام کیا ہے کہ اپنے ہی شہریوں کے ایک حصہ کو بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر دیا ہے۔ فوجی حکومت نے احمدی مسلمانوں کو عام لوگوں سے علیحدہ کرتے ہوئے ان کو اب آزادی خیال، آزادی ضمیر اور آزادی مذہب سے محروم کیا جا رہا ہے۔

احمدی مخالف قانون اقوام متحدہ کے حقوقِ انسانی سے متعلق منظورہ معاہدوں اور اعلانات کے قطعی منافی ہے۔

پاکستان میں احمدی مسلمان صرف اس صورت میں ووٹ دینے کے مجاز ہیں جبکہ وہ اپنی ضمیر کے خلاف اپنے عقیدہ سے اولاً توبہ کریں اور خود کو نا مسلم ظاہر کریں۔

احمدی مخالف مہم زور پکڑتی جا رہی ہے اور ملّا عوام کو آزادانہ طور پر احمدیوں کی املاک کو لوٹنے اور تاخت و تاراج کرنے حتّٰی کہ اُن کو جان سے مار ڈالنے پر بھی اُکسا رہے ہیں۔

میں آپ کو پُر زور تحریک کروں گا کہ آپ اپنا قلم حرکت میں لائیں اور حکومت پاکستان کو یہ ذہن نشین کرا دیں کہ اُن کی احمدیت مخالف کارروائی نہ صرف حقوق انسانی کے عالمی اعلان کی دفعہ ۱۸ اور ۱۹ کے منافی ہے۔ بلکہ اسلام کے بھی خلاف ہے جو آزادی ضمیر اور رائے کا مذہب ہے۔

ڈاکٹر اعجاز قمر
صدر ویلی گپ چیپٹر
اسلام کی احمدیہ تحریک دہلی بگ
(ڈیلی چیک سری جو فیو ۱۸ مارچ ۱۹۸۵ء)

مجالس خدام الاحمدیہ کا اکتیسواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ستائیسواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے اکتیسویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ستائیسویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شامل ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب تنویر مبلغ سلسلہ نے مورخہ ۱۵/۳/۸۵ کو عزیزہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد باشو میاں صاحب ساکن ایڈوڈ تھنہ ضلع ... کا نکاح مکرم محمد عباس علی صاحب ابن مکرم عبد الکریم صاحب ساکن ... کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم عبد الکریم صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ... روپے بطور شکرانہ و اعانت بدر ادا کئے ہیں۔ دعوت ولیمہ میں ... مسلم و غیر مسلم افراد نے شرکت کی۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

(۲) عزیزہ سیدہ امۃ الحی عفیفہ خاتون سلمہا بنت مکرم سید مذکر الدین احمد صاحب گوہاٹی جو مونگھیر (بہار) کا نکاح مکرم عزیز الحق خان صاحب بی اے ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب خانزادہ ریٹائرڈ ڈی ایس پی ساکن بنگال کے ساتھ ... کو مکرم سید مبشر الدین احمد صاحب نے مونگھیر میں ... روپیہ حق مہر پر پڑھا اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔ دعوت ولیمہ مورخہ ... کو مکرم ... صاحب نے ... کی طرف سے قریباً سات صد افراد کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ (ایڈیٹر بدر)

(۳) مورخہ ۸/۳/۸۵ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے عزیزم رفیق احمد ولد مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سکندر آباد ضلع حیدر آباد کا نکاح عزیزہ نور النساء صالحہ بنت مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس ساکن فلک نما حیدر آباد (آندھرا) کے ساتھ مبلغ تین ہزار ایک روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس موقعہ پر مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب نے اعانت بدر کے لئے پچیس روپے ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

خاکسار عبد الحق فضل نائب ناظر دعوت و تبلیغ احمدیہ قادیان

★ قارئین مندرجہ رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

● مکرم سید ہارون رشید صاحب قائد ... (بہار) کی والدہ صاحبہ ... اور ... کی تکلیف کی وجہ سے ... بیمار ہیں ... ● ... ٹانگوں میں اکثر درد رہتا ہے ... کامل و عاجل شفا پانے کے لئے ● ... صاحب جو ... کے لئے ● مکرم بشیر الدین احمد صاحب حیدر آباد اپنے بیٹوں عزیزان ... فاتح الدین احمد تقی، عزیزہ فریدہ بیگم اور بھتیجی عزیزہ ... امتحانات میں نمایاں کامیابی تیسری بیٹی عزیزہ امۃ القدوس ... اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم ... محمد صاحب کو ڈالی ہسپتال میں زیر علاج ہیں موصوف کی کامل و عاجل شفا پانے کے لئے ● محترمہ طاہرہ ابراہیم صاحبہ ... اپنی صحت و عافیت اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم شیخ محمد عبد الرب صاحب ... اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق پانے کے لئے ● ... صاحبہ اہلیہ مکرم سید ... احمد صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنے شوہر مکرم سید عبد السلام صاحب ... کی کامل و عاجل شفا پانے اور اپنی ... بچیوں کی صحت و سلامتی کے لئے ● مکرم ... مغربی جرمنی میں مستقل قیام اور بہتر روزگار کے حصول ... اور پریشانیوں کے ازالہ اور مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے ● ... عبد الرشید صاحب ... پندرہ روپے اعانت بدر ... کی شادی کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اخلاص اور ایمان کا اظہار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا :-

"یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں لیکن یہ بھی ویسا ہی درست ہے ... مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی۔ پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تا اللہ تعالیٰ برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ رکیں آخر سلسلہ کا کام آپ نہ کریں گے تو اور کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں۔ آپ بھی کر سکتے ہیں اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔"

پس اخلاص اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد (مرد ہو یا عورت جس کا کوئی نہ کوئی ذریعہ آمد ہے) اپنی صحیح آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد یا چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) بالشرح ادا کرے اس سے ان کے رزق اور اموال میں برکت ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

شکریہ و درخواست دُعا

خاکسار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت مورخہ ۲ اپریل ۱۹۸۵ء کو بمبئی سے بیرون ملک تبلیغ و تبشیر کے لئے مع اہل و عیال پہنچ چکا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ قادیان سے روانگی کے وقت وکالت تبشیر قادیان۔ انجمن ... نظارت دعوۃ و تبلیغ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ اسی طرح جماعت احمدیہ ... جماعت احمدیہ بمبئی نے الوداعی تقریبات منعقد کر کے خاکسار کو اپنی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ روانہ کیا۔ خاکسار اپنے تمام بزرگان اور بھائیوں کا ممنون ہے اور دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو بہتر رنگ میں تبلیغ و تبشیر کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اسی طرح خاکسار یہاں پر موجود اپنے محترم بزرگ مولانا شریف احمد صاحب امینی مبشر احمدیت کی صحت و سلامتی کے لئے بھی درخواست دُعا کرتا ہے۔

خاکسار - محمد حمید کوثر

المبشر الاسلامی الاحمدی

نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

وادی کشمیر کے مندرجہ ذیل بچے C.D.T پارٹ

فسٹ کے امتحان میں اعلیٰ نمبرات کے ساتھ کامیاب ہوئے ہیں ان کی خواہش R.E.C. میں داخلہ کی ہے۔ حصول کامیابی کے لئے سب بچے بزرگان سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(۱) :- عزیز عمران احمد ابن مکرم فضل احمد صاحب انجنیئر سرینگر	۳۹۸/۵۰۰
(۲) :- رر تنویر احمد صاحب برادر اصغر مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب	۳۹۳
(۳) :- عزیزہ سبعا ناز دختر مکرم فضل حق صاحب سپرنٹنڈنٹ انجنیئر	۳۹۰
(۴) :- رر ثمین دختر مکرم چوہدری حفیظ صاحب کھنہ بل	۳۷۸

اس کے علاوہ اور بہت سارے بچے کامیاب ہوئے ہیں تمام بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات نیز میرے بیٹے عزیز محمد سلطان ... کو ایم بی بی ایس میں داخلہ ملنے کے لئے قارئین کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار - غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ سرینگر

فدیۃ الصیام اور افطاری کے لئے قادیان میں

رقوم بھجوانیوالے احباب و مستورات

۱- مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مع اہلیہ حیدرآباد
۲- اہلیہ مکرم ملک ... احمد صاحب پٹنہ
۳- مکرمہ ... صاحبہ ... کنڈہ
۴- مکرم سیٹھ عبدالغفور صاحب ... کنڈہ
۵- مکرمہ عصمت النساء صاحبہ ... دہلی
۶- مکرم محمد ... صاحب ...
۷- رر الیاس کے احمد صاحب مرڈاپلی
۸- رر نواب الدین خان صاحب
۹- رر غلام حمید الدین صاحب گلبرگہ
۱۰- والدہ صاحبہ مکرم غلام حمید الدین صاحب گلبرگہ
۱۱- اہلیہ صاحبہ رر رر
۱۲- مکرمہ عائشہ خاتون صاحبہ پٹنہ
۱۳- رر صغیہ بیگم صاحبہ ... کنڈہ
۱۴- مکرم قریشی فضل حق صاحب قادیان
۱۵- رر ... مشتاق صاحب لکھنؤ
۱۶- رر احمد عبدالمنان صاحب حیدرآباد
۱۷- رر ڈاکٹر عبدالرشید صاحب ... ایران
۱۸- والد مرحوم مکرم ... احمد صاحب کانپور
۱۹- اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرشید ... ایران
۲۰- مکرم منیر احمد صاحب باقی کلکتہ
۲۱- رر نصیر احمد صاحب باقی کلکتہ
۲۲- والدہ صاحبہ مکرم منیر احمد صاحب باقی کلکتہ
۲۳- مکرم حاجی عبدالقیوم صاحب لکھنؤ
۲۴- مکرمہ احمدیہ خاتون صاحبہ ... پور
۲۵- مکرم محمد فاروق صاحب شاہجہانپور
۲۶- رر محمد صادق صاحب مرحوم رر رر
۲۷- ... مع اہلیہ رر
۲۸- مکرمہ محبوب ... صاحبہ رر
۲۹- رر امۃ الباری صاحبہ
۳۰- رر امۃ اللطیف صاحبہ لاہور
۳۱- رر ... بیگم صاحبہ دہلی
۳۲- مکرم بشیر الدین خان صاحب دہلی
۳۳- رر محمد محمود احمد صاحب حیدرآباد
۳۴- مکرمہ ... بیگم صاحبہ رر
۳۵- مکرم ... حیدر خانصاحب مع اہلیہ رر
۳۶- مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ پٹنہ
۳۷- رر امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حیدرآباد
۳۸- مکرم پی وی عبداللہ حاجی صاحب پینگاڈی
۳۹- اہلیہ یعقوب خان صاحب کیرنگ
۴۰- ممبرات لجنہ اماء اللہ کیرنگ افطاری
۴۱- مکرمہ منور نسیم بیگم صاحبہ قصلدار ربوہ رر
۴۲- رر ... عالم بی بی صاحبہ قادیان رر
۴۳- اہلیہ مکرم محمد شفیق صاحب ... انڈیا
۴۴- مکرم ... احمد صاحب مع اہلیہ سویڈن
۴۵- رر مظفر احمد صاحب ڈار لندن
۴۶- رر ... احمد صاحب کینیڈا
۴۷- رر اہلیہ رر رر
۴۸- مکرم منصور احمد صاحب رر
۴۹- رر قدیر احمد صاحب رر
۵۰- مکرمہ شمیم ... صاحبہ لندن
۵۱- رر زکیہ بیگم صاحبہ لسٹر
۵۲- رر عطیہ بیگم صاحبہ مانچسٹر
۵۳- رر صفیہ بیگم صاحبہ رر رر
۵۴- رر طیبہ ... کریم صاحبہ لنڈن
۵۵- مکرم عبدالکریم صاحب رر رر
۵۶- رر شمس الدین صاحب ... سوئٹزرلینڈ
۵۷- رر محمد امین ... خانصاحب انگلینڈ
۵۸- مکرمہ حفیظہ بیگم خانصاحبہ رر رر
۵۹- رر امۃ ... صاحبہ رر رر
۶۰- مکرم ماجد خانصاحب رر رر
۶۱- رر شاہد خانصاحب رر رر
۶۲- مکرمہ آر ملک صاحبہ لنڈن
۶۳- رر مسز عبدالغفار خانصاحب ...
۶۴- رر والدہ شکیل احمد صاحب
۶۵- مکرم شاہد احمد صاحب ...
۶۶- مکرم ...
۶۷- رر ڈاکٹر مریم ... صاحبہ مع ...
۶۸- مکرم عبدالقادر صاحب ... دعا ...
۶۹- رر منیر احمد صاحب ... الخوال رر رر
۷۰- رر عبدالقدیر صاحب شاہد ابوظہبی
۷۱- ... رشید ... بذریعہ مکرم ... قریشی صاحب
۷۲- اہلیہ مکرم حمید ... صاحب ماریشس
۷۳- مکرم عنایت اللہ صاحب خان مع اہلیہ امریکہ
۷۴- مکرمہ مسز اے الف محمود صاحبہ رر
۷۵- مکرم عبداللطیف صاحب چوہدری کینیڈا
۷۶- مکرمہ ادیب کوثر صاحبہ مانچسٹر

ناظر اعلیٰ قادیان

ولادت

مکرم مبارک حسین صاحب پٹرول تحصیل سندی (یوپی) کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "کلیم احمد" تجویز ہوا ہے۔ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور نیک صالح و خادم دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار - اسلم خان فتح پور (یوپی)

ہر احمدی جماعت کے کام کا ذمہ دار ہے

(حضرت المصلح الموعودؓ)

سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو!

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مرکزی تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بار بار تلقین فرمائی ہے کہ نئے زمانہ میں خدمت و اشاعت دین میں ہر فرد لگ جائے۔ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ چند سالوں کے اندر جماعت کی توسیع کے سامان فرما دیگا۔ اور یہ سامان ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کے اخراج اور اسلام کے سپین سے مٹ جانے کے قریباً [illegible] سو سال بعد وہاں احمدیہ مسجد کی تعمیر ہوئی اور وہ ایک فعال مرکز بن چکا ہے۔

انگلستان میں جو [illegible] عنصر باقی تھا وہاں بھی سپین کی طرح سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد و مرکز کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ایک نیا وسیع مرکز چیسم انگلینڈ کا (اسلام آباد) اولین مسجد فضل عمر لندن کے قریب حاصل ہو گیا ہے۔ ایک ایک مشن مسجد کا افتتاح گلاسگو [illegible] (ہالینڈ) میں اور جرمنی میں حضور نے فرمایا ہے۔

ایک [illegible] متعدد مراکز امریکہ میں بنانے کی وہاں کے احباب کو توفیق ملی ہے۔ کینیڈا اور دیگر تمام ممالک میں سرگرمی سے اشاعت دین کا کام ہو رہا ہے اور تراجم اور تیاری لٹریچر ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی بصیرت و فراست سے مشاورت ۱۹۲[illegible] میں بتایا تھا کہ قریب میں بہت بڑے تغیرات پیدا ہونے والے ہیں۔ اور وہ زمانہ آنے کو ہے کہ ممالک ہند اور دیگر ممالک میں احمدیت فروغ پائے گی۔ اس لئے ہندوستان میں اپنی جماعتی طاقت کو مضبوط کرنا سب سے ضروری بات ہے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہمیں بڑی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(رپورٹ مشاورت صفحہ [illegible])

حضور نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو افراد سلسلہ کے کام میں سست ہوتے ہیں وہ دوسروں پر ذمہ داری تھوپ دیتے ہیں کہ وہ سست ہے۔ اور فرمایا:

"وہ خود وہ کام کیوں نہیں کرتے اور وہ خود کیوں اپنے آپ کو کام کا ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ میں ذرا اس شخص کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں جس کا بیٹا بیمار ہو اور وہ اس لئے بیٹھا رہے کہ اس کا علاج کرنے کے لئے فلاں آدمی مقرر ہے۔ مجھے کچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کوئی شخص اس بات کے لئے تیار نہیں تو بتاؤ کہ ہمیں دین کے لئے ہزار اکلوتے بیٹے قربان کرتے ہوئے بھی اتنی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ جتنی جوتی کی [illegible] ہو سکتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے یہ جواب کہاں تک جائز ہو سکتا ہے کہ فلاں کے ذمہ یہ کام تھا۔ اس نے سستی کی ہے۔ ہم کیا کریں"

(ایضاً صفحہ ۱۷۹)

ذمہ دار احباب کو اپنی جماعتوں میں اس قسم کی بیداری پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہے اور اپنی سرگرمیوں کے بارے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ما حقہٗ فرائض سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ضرورت ہے

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت بیرونی ممالک میں [illegible] ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جو ڈاکٹر صاحبان اس سکیم کے تحت [illegible] اپنی خدمات وقف کرنا [illegible] اپنی درخواستیں نظارت [illegible] فارم وغیرہ منگوا کر [illegible] کے ارسال کریں [illegible]

ناظر [illegible] قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا ہے۔

یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سر انجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ امیدوار:

★ میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
★ سوائے استثنائی صورت کے [illegible] سال سے زائد نہ ہو۔
★ قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
★ اردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ اس وقت ماہانہ وظیفہ کی شرح /۱۳۲ روپے ہے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۵ء تک شروع ہو جائے گی۔ امیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کریں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۵ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ فائنل منظوری سے قبل امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ جس کے لئے امیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم قادیان

ہفتہ قرآن مجید

۴ وفا (جولائی) تا ۱۰ وفا (جولائی) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے تحریر ہے کہ امسال ہفتہ قرآن مجید منانے کا پروگرام ۴ جولائی تا ۱۰ جولائی ۱۹۸۵ء ہے۔ تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہوں میں ہفتہ قرآن منانے کا اہتمام کریں۔ اور قرآن مجید کے احکامات اور تعلیمات کی روشنی میں مختلف عنوانات پر اس ہفتہ میں تقاریر کریں۔ قرآن کریم میں جملہ الہامی کتب کی صحیح تعلیم۔ قرآن کریم [illegible] قرآن مجید کی عظمت و [illegible] قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی۔ [illegible] مذہب اسلام [illegible] ہستی باری تعالیٰ، خلق کائنات اور نظام عالم، انسان کی پیدائش کی غرض۔ اللہ تعالیٰ [illegible] نے [illegible] عمل [illegible] تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا حکم۔ جہاد کبیر یعنی تبلیغ۔ اقامت قرآن۔ عبادات اور دعا کی ضرورت۔ تفسیر [illegible] فی القرآن۔ تفہیم القرآن [illegible] قرآن کریم سرچشمہ علوم ہے۔ والدین سے حسن سلوک [illegible] قرآن مجید کے احکامات وغیرہ موضوعات پر روشنی ڈالی جائے۔ تمام عہدیداران، مبلغین و معلمین و احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ ہفتہ قرآن مجید پوری شان و اہتمام سے منائیں اور رپورٹیں نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں ہفتہ قرآن مجید منانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اے عزیزو! کچھ تو کرو خوف خدا کا ۔ کیا تم نے سنا تک بھی نہیں نام حیا کا

جی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-
● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹرکٹس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ۔

GHULAM MAHMOOD RAICHURI
C/10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA.
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)
574108
629389
ٹیلیفون
BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
("فتح اسلام" تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس
نمبر ۵۰-۲-۱۸
گنّا منڈی
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۲

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربڑ پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,
2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE"
تار کا پتہ :-
23 - 5222
23 - 1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS.
16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر سائیکل سکوٹر کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,
32 - SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS
SHED No. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201.
PHONE:- OFFICE:- 800
RESI:- 283.

ریگزین، فوم، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس
سکول بیگ۔ ایر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ، مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲/۵ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش:- گرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جین ڈیلرز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

کلاک الیکٹرانکس — اننت ناگ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

اپٹرا ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.- MOOSA RAZA
PHONE.- 60558. } BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں — فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

(۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش))

"قرآن شریف پڑھنا ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ

(نمبر ۲۴-۲-۳۹۷ بالمقابل عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش))

فون نمبر:- 42316

"آہستہ آہستہ مضبوط قدموں کے ساتھ چلیں!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

NTR ®

CALCUTTA-15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!